بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

# اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 45 | ۳۰ رجب تا ۶ شعبان ۱۴۳۵ھ - 30 مئی تا 5 جون 2014ء | شمارہ: 22

## واقعۂ اسرأ ومعراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

## پاکستان کے بغیر مُسلم اُمّہ کا کوئی تصوّر نہیں

سعودی سفیر

ڈاکٹر عبدالعزیز بن ابراہیم الغدیر

## جب پاکستان بنا عالمِ اسلام کا پہلا ایٹمی ملک!

## 28 may یوم تکبیر

## پاک، سعودی عرب مفادات ایک ہیں۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

قرآن وسنت کی روشنی میں

- مرد وزن کا اختلاط.....؟؟
- خواتین کے دعوتی پروگرام.....؟؟
- عورت کا محرم کے بغیر عمرہ پر جانا.....؟؟

پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

# درس قرآن

## امر بالمعروف ونہی عن المنکر

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (آل عمران:۱۱۰)

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو (کیونکہ) تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔''

معاشرتی اصلاح' بھلائی اور خیر خواہی امت محمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ اور اسی کی بدولت یہ امت خیر امت کے لقب سے مشرف ہوئی ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت اور معاشرے کے افراد کی ان تعلیمات سے آگاہی اور پھر ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونا اُمر بالمعروف ونہی عن المنکر سے ہی ممکن ہے۔ جبکہ یہی وہ چیز ہے جو آج مسلم معاشرہ میں محبت واتفاق کی راہ ہموار کرسکتی ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (سورۃ التوبۃ:۷۱)

''مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار اور) دوست ہیں' کیونکہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں''

اور اگر مسلمان اس فرض کفایہ کی ادائیگی میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو پھر نصرت الٰہی اور رحمت خداوندی بھی انہیں کے شامل حال ہوگی: (ترجمہ)

''اور جو اللہ کی مدد کریگا اللہ بھی ضرور اسکی مدد کریگا بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا اور بڑے غلبے والا ہے' یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں غلبہ عطاء کریں تو یہ پوری پابندی سے نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔'' (سورۃ الحج:۴۱۔۴۰)

اسی اہم فریضہ کی ادائیگی کی بدولت امت مسلمہ تمام تر فتنوں، عذابوں اور آزمائشوں سے نکل سکتی ہے' جبکہ اس میں کوتاہی فتنوں اور عذاب الٰہی کا باعث ہے:

سو جب وہ اسکو بھول گئے جسکی انکو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو برائی سے منع کیا کرتے تھے لیکن ان لوگوں کو جنہوں نے زیادتی کی' ایک سخت عذاب میں مبتلا کردیا'' (الاعراف:۱۶۵)

اللہ تعالیٰ خالص اپنی رضا کے لیے دعوت کا کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور صحیح باتوں کے لیے دلوں میں جگہ پیدا کردے اور غلط باتوں کے اثر سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر عبدالرحمن الدوسیانوی حفظہ اللہ

# درس حدیث

## قابل رشک دو آدمی

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: ((لا حسد الا فی اثنتین: رجل آتاه الله ما لا فسلطه علی هلکته فی الحق، ورجل آتاه الله الحکمة فهو یقضی بها ویعلمها (متفق علیه)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو قسم کے اشخاص کے علاوہ کسی پر رشک کرنا درست نہیں ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی اور وہ انسان جسے اللہ نے دانائی عطا فرمائی وہ اس کے مطابق فیصلے بھی کرتا ہے اور اسے سکھاتا بھی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

علم وحکمت اور مال ودولت اللہ تعالیٰ کے انعام ہیں جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ کچھ لوگ علم کے ذریعے دولت جمع کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا دنیاوی جاہ وحشمت کا ذریعہ بناتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں وضاحت فرمائی کہ وہ شخص قابل رشک ہیں جو اپنے علم اور مال کو عوام الناس کی بھلائی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جسے اللہ نے مال عطا کیا اور اسے اپنی کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی وہ قابل اتباع بھی ہے اور اس پر بجا طور پر رشک بھی کیا جا سکتا ہے۔ رشک اس کیفیت کا نام ہے جس میں کسی کے کام کو بنظر تحسین دیکھا جائے اور دعا کی جائے کہ اے اللہ جو تو نے میرے اس بھائی کو دیا ہے اسے مزید عطا فرما اور مجھے بھی یہی کچھ دے دے جبکہ حسد میں یہ کیفیت نہیں ہوتی اور حسد کی آگ میں جلنے والے سوچتے ہیں اسے کیوں مل گیا اس سے چھن کر مجھے ملنا چاہیے لہٰذا وہ شخص قابل رشک ہے جس کے پاس مال بھی ہے اور خرچ کرنے کے لئے حوصلہ بھی ہے۔ اکثر لوگ مال کو سنبھال کر رکھتے ہیں نہ اپنی ذات پر خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی اللہ کی راہ میں دیتے ہیں ایسے لوگوں پر کوئی رشک نہیں کرتا۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے علم وحکمت عطا فرمائی وہ اسی حکمت کے ذریعے لوگوں کے فیصلے کرتا ہے ان کے جھگڑے ختم کرواتا ہے اور اس علم کو لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ علم کا ہونا عمل صالح کا سبب بنتا ہے اگر کوئی انسان علم رکھنے کے باوجود نیک اعمال سے غافل ہے تو اس کا علم اسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا، لہٰذا جو علم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسے آگے پہنچایا جائے وہ دین کا علم ہو یا دنیاوی، علم طب ہو یا جغرافیہ تمام علوم اسی وقت فائدہ دیتے ہیں جب ان پر عمل کیا جائے اور آگے منتقل کیا جائے۔ ایسے لوگ ہی سعادت مند ہیں جو اپنے علم اور اپنے مال سے اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچاتے ہیں وہی قابل رشک ہیں، زمانہ انہی لوگوں کو یاد رکھتا ہے جو مخلوق کی بھلائی کرتے ہیں جو مال اور علم کو اپنی ذاتی آسائش کا ذریعہ سمجھتے ہیں، زمانہ انہیں بھلا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علم ومال سے صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین!

# یومِ تکبیر

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ (الانفال:۶۰) ''تم ان (کافروں) کے مقابلے کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق قوت اور تیار بندھے ہوئے گھوڑے (فراہم کرنے) کی تیاری کرو کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے ساتھ اوروں کو بھی جنہیں تم نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خوب جانتا ہے۔''

عہدِ رسالت میں تیر اندازی، پتھر کی گولہ باری وغیرہ بڑے جنگی ہتھیار تھے، اسی طرح گھوڑے جنگ کے لئے ناگزیر ضرورت تھی۔ حالات بدلنے کے ساتھ ساتھ جنگی ہتھیاروں کی نوعیت بھی بدل گئی۔ اب مشین گن، میزائل، ٹینک، بم، جنگی جہاز اور بحری جنگ کے لئے آبدوزوں وغیرہ کی تیاری نہایت ضروری ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے دشمنوں سے غافل نہیں رہنا چاہئے بلکہ دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق جدید سامان حرب کی تیاری پر پوری توجہ دینا چاہیے۔

آپ جانتے ہیں کہ 1971ء میں جب سقوطِ ڈھاکہ کا سانحہ رونما ہوا۔ ''مشرقی پاکستان'' میں متحدہ پاکستان کے حامی لاکھوں افراد اور بے شمار سیاسی و دینی رہنما شہید کر دیئے گئے۔ ملک کی ۹۰ ہزار فوج دشمن کی قید میں چلی گئی۔ اس وقت بھارت کی وزیراعظم اندرا گاندھی نے کہا تھا کہ ''ہم نے دو قومی نظریہ کو خلیج بنگال میں ڈبو دیا۔'' (بحمداللہ وہ نظریہ آج بھی زندہ و پائندہ ہے) ایسے حالات میں وطن عزیز میں مایوسیوں کے سائے بڑھتے جا رہے تھے۔ بھارت اور روس ملک میں علاقائیت، صوبائیت اور علیحدگی پسندوں کی سرپرستی میں بیحد سرگرداں تھے۔ ایسے حوصلہ شکن اور کٹھن حالات میں اس وقت کے وزیراعظم پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ ''گھاس کھائیں گے ایٹم بم بنائیں گے'' چنانچہ اس انقلابی و تاریخی منصوبے کا آغاز کیا۔ پھر جنرل (ر) ضیاء الحق کے دور میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور ان کے سائنسدان رفقاء نے یورینیم کی ۹۵ فیصد افزودگی حاصل کر لی اور پاکستان ایٹمی صلاحیت سے بہرہ ور ہوگیا۔ لیکن عالمی مصلحتوں اور امریکی دباؤ کی وجہ سے تجربات معرض التواء میں رہے۔ اس کے باوجود امریکہ اور اس کے ہمنوا ممالک نے پاکستان کے خلاف اقتصادی اور فوجی پابندیاں عائد کر دیں مگر بفضل اللہ تعالیٰ ایٹمی پروگرام آگے بڑھتا رہا۔ ایسے حالات میں بھارت نے 11 مئی 1998ء کو پاکستانی سرحد سے ۹۳ میل دور راجستھان کے صحرائی علاقے پوکھران میں تین ایٹمی دھماکے کر دیئے۔ بہت سے ممالک کے احتجاج کے باوجود بھارت نے ۱۳ مئی ۱۹۹۸ء کو راجستھان میں ہی مزید نہ صرف دو دھماکے کر دیئے بلکہ بھارتی وزیر دفاع نے دھمکی دی کہ اب ہم آزاد کشمیر پر بھی قبضہ کر لیں گے۔ اس جارحانہ اعلان پر پاکستانی قوم میں خوف کی بجائے یہ ولولہ پیدا ہوا اور پوری قوم نے یہ مطالبہ کیا کہ بھارت کے جواب میں ایٹمی دھماکے کئے جائیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ اس وقت کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے قوم کو یقین دلایا کہ ملک میں بھرپور ایٹمی صلاحیت موجود ہے اور بہت جلد بھارت کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ چنانچہ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو میاں صاحب نے قوم سے براہِ راست خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا مبارک دن ہمارے لئے انتہائی تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ آج ہمیں رب العالمین نے وہ حوصلہ اور عزم عطاء کیا ہے کہ ہم نے اپنی سلامتی کی خاطر دفاعی اقدام اٹھایا ہے جو ہمارے لئے ناگزیر تھا۔ نیز بھارت نے پاکستان کو نئے خطرات سے دوچار کیا جس پر پاکستان نے ایٹمی صلاحیت حاصل کر لی ہے۔ ہم اس ایٹمی اسلحہ کی دوڑ میں شامل ہونے کے خواہاں نہیں تھے، اگر چاہتے تو پندرہ بیس برس پہلے ہی ایٹمی تجربات کر سکتے تھے لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا۔ ہم نے دنیا سے مطالبہ کیا کہ وہ بھارت کو ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ سے باز رکھنے کے لئے اپنا کردار ادا کرے، مگر بھارت پر دباؤ ڈالنے کی بجائے ہمیں ناکردہ گناہوں کی سزا دی گئی اور طرح طرح کی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا اور ہم نے صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے امن کا راستہ اختیار کیا۔ بھارت نے ایٹمی تجربات کے بعد دھمکیوں کا توہین آمیز لہجہ اپنا لیا تھا جس کا جواب دینا ضروری تھا۔ پاکستانی قوم چیلنجوں کا مقابلہ کرنا بخوبی جانتی ہے۔ ''یہ قوم قربانی دینا جانتی ہے جھکنا نہیں'' اس موقع پر میاں نواز شریف نے اس وقت کے امریکی


مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی


اس شمارہ میں


| | |
|---|---|
| درس قرآن و حدیث | 1 |
| اداریہ | 2 |
| احکام و مسائل | 4 |
| ملازمت کا اختتام اور خدمت اسلام (خطبہ حرم) | 6 |
| معراج مصطفیٰ ﷺ | 9 |
| پاکستان اور سعودی عرب کے خلاف سازش | 14 |
| کرسی پہ بیٹھ کر نماز پڑھنا اور اسکا شرعی حکم | 16 |
| منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل | 17 |
| اجلاس مرکزی شوریٰ کی قراردادیں | 18 |
| ''مقدس گائے'' | 20 |
| طب و صحت | 21 |
| اخبار الجماعۃ | 22 |



ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... -/500 روپے
ششماہی ..... -/300 روپے
بذریعہ وی پی ..... -/535 روپے
بیرونی ممالک سے ..... -/5500 روپے
فی پرچہ ..... -/15 روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''دلسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

صدر کلنٹن کے کسی دباؤ، دھمکیوں اور تحریص کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کے تاریخی لمحات میں جب پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں چاغی کے بلند و بالا پہاڑوں میں سہ پہر چار بج کر چالیس منٹ پر پانچ دھماکے کر کے نہ صرف پوری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا بلکہ بھارت کا غرور خاک میں ملا دیا۔ اس طرح پاکستان ایٹمی قوت رکھنے والا دنیا کا ساتواں اور عالم اسلام میں پہلا ملک شمار ہونے لگا۔ پھر ۳۰ مئی ۱۹۹۸ء کو اسی مقام پر 11.55 منٹ پر ایک اور دھماکہ کر کے اپنی ایٹمی قوت کو مستند بنا دیا۔ ان دھماکوں سے عالمی برادری میں پاکستان کا نام بلند ہوا اور اپنے ازلی دشمن بھارت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی جرأت پیدا ہوئی۔ اس وقت بھارت کے وزیراعظم مسٹر واجپائی بس پر بیٹھ کر لاہور پہنچے اور مینار پاکستان پر حاضری دے کر خوشی کا اظہار کیا۔ اس طرح بھارت کا طرز عمل بڑی حد تک تبدیل ہوا۔ پاکستان پر حملہ کرنا تو دور کی بات تھی اس کے حکمران پاکستان سے دوستی کی خواہش کرنے لگے۔ اب جبکہ پاکستان ایٹمی ممالک کی صف میں شامل ہو چکا تھا تو بہت سے غیر مسلم ممالک نے پاکستان کو کئی مسائل و مشکلات سے دوچار کر دیا، مگر سعودی عرب پہلا ملک تھا جس نے پاکستان کی بھرپور مدد کی اور بڑی مقدار میں پٹرول مفت فراہم کرتا رہا۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کا سعودی عرب سے بڑھ کر کوئی خیر خواہ نہیں۔ افغانستان کے لاکھوں پناہ گزین ہوں، فلپائن کے مورو مسلمان ہوں، بوسنیا کا مسئلہ ہو یا کشمیر کا، فلسطین کی سرزمین پر صہیونیت کے پنجوں میں جکڑے، چیختے چلاتے مسلمان ہوں، سعودی عرب نے ان کے دکھ درد کو اپنا درد سمجھتے ہوئے کسی تعاون سے گریز نہیں کیا۔ بقول شاعر ع چلے کسی پہ خنجر تڑپتے ہیں ہم امیر..... سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

پھر پاکستان میں جب بھی کوئی ارضی یا سماوی آفت آئی، سعودی عرب نے متاثرین کے لئے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ حجاج کرام، معتمرین کے لئے بے پناہ سہولتیں اور حرمین شریفین کی توسیع و تزئین حکومت سعودیہ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ نہایت کوفت کے ساتھ اس بات کا تذکرہ کرنا پڑتا ہے کہ ۱۹۹۹ء میں جنرل (ر) مشرف نے ذاتی عناد کی بنا پر ملک کی نمائندہ اور منتخب حکومت کو برطرف کر کے طاقت کے بل بوتے پر ملک پر قبضہ کر لیا اور اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے امریکہ کے ایک ہی فون پر اس کی تمام شرائط کو تسلیم کر لیا۔ یہی حکمران بھارت کے آگے بچھنے لگے، کنٹرول لائن پر یک طرفہ فائر بندی کر دی۔ میاں نواز شریف کو ملک بدر کر دیا اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ناکردہ گناہوں کی پاداش میں قوم کے سامنے معافی مانگنے پر مجبور کر کے گھر میں بند کر دیا۔ آخر اسلام آباد ہائی کورٹ نے ڈاکٹر صاحب پر تمام پابندیاں ختم کر دیں۔ خدا خدا کر کے آمر مشرف کا سیاہ دور ختم ہوا اور ۲۰۰۸ء کے انتخابات میں عوام نے پی پی کو اس بنا پر مینڈیٹ دیا کہ شاید خزاں دیدہ چمن میں بہار آجائے اور لوگ سکھ کا سانس لے سکیں مگر ع اے بسا آرزو کہ خاک شد۔

شومئے قسمت ہی کہئے کہ وہ حکومت' آمر مشرف کی پالیسیوں کا تسلسل ثابت ہوئی، جسے عوام نے ۲۰۱۳ء کے الیکشن میں مسترد کر دیا اور مسلم لیگ (ن) کو بھاری اکثریت سے مینڈیٹ دیا۔ اب آمر مشرف متعدد مقدمات کے حوالہ سے نظر بند ہے اور میاں نواز شریف وزیراعظم ہیں۔

۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کا دن ہماری ملکی تاریخ کا ایک اہم دن ہے۔ جسے یوم تکبیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اب جبکہ بھارت میں بی جے پی کی جیت، مودی پاکستان دشمنی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سبھی جانتے ہیں کہ بھارت میں مسلمان سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ مودی انتخابی مہم کے دوران ان کے بارے میں تلخ نوائی کرتے رہے۔ کبھی گائے کے ذبیحہ پر پابندی لگانے اور کبھی بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی باتیں کرتے تھے وہ بابری مسجد کے گرانے میں پیش پیش تھے وہ گجرات کے تین مرتبہ وزیراعلیٰ رہے اور مسلم دشمنی کو ہوا دیتے رہے۔ ان پر دو ہزار مسلمانوں کے قتل کا الزام ہے۔ ایسے حالات میں پاکستان کو بھارت کے ساتھ تعلقات استوار کرنے میں نہایت دانشمندی اور دور اندیشی کا ثبوت دینا ہوگا۔ ہم نے اپنے دفاع کے لئے ایٹم بم بنایا ہے۔ کسی سے ڈرنے اور دبکنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ع ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

**سعودی عرب کا استحکام پاکستان کے استحکام سے وابستہ ہے۔ پاکستان کے بغیر مسلم امہ کا کوئی تصور نہیں، سعودی عرب اور پاکستانی عوام ایک قوم نہیں بلکہ ایک خاندان ہیں، بے شک میں پاکستان سے جا رہا ہوں مگر میرا دل یہیں رہے گا۔ سعودی سفیر۔ سعودی عرب واحد ملک ہے جس کا پاکستان کے مفادات کیخلاف کوئی ایجنڈا نہیں۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر ہر پاکستانی کے دل سعودی عرب کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ہم حرمین شریفین کے تحفظ اور دفاع کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم MNA**

17 مئی 2014ء لاہور:۔ پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر ڈاکٹر عبدالعزیز بن ابراہیم الغدیر نے کہا ہے کہ سعودی عرب کا استحکام پاکستان کے استحکام سے وابستہ ہے۔ پاکستان کے بغیر مسلم امہ کا کوئی تصور نہیں۔ سعودی اور پاکستانی عوام ایک قوم نہیں بلکہ ایک خاندان ہیں، بے شک میں پاکستان سے جا رہا ہوں مگر میرا دل یہیں رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حافظ عبدالکریم سے مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ میں الوداعی ملاقات میں کیا۔ سعودی سفیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان سے اپنی مدت پوری کر کے واپس جا رہا ہوں لیکن پاکستان میں اپنا دل چھوڑ کے جا رہا ہوں۔ 1947ء سے سعودی عرب پاکستان کے ساتھ ہے اور ہم ایک خاندان کی طرح ہیں۔ پاکستان کے ساتھ سعودی عرب کے دوستانہ تعلقات تا ابد رہیں گے اور میری کوشش رہی ہے کہ پاکستان کی کسی بھی مشکل میں شانہ بشانہ رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں زلزلہ آئے یا تباہ کن سیلاب' میں ملک کے چاروں کونوں میں پہنچا ہوں اور 2010ء میں جب پاکستان میں سیلاب آیا تو ہم نے اپنا قومی دن چھوڑ کر صوبہ خیبر پی کے میں اپنے شب و روز گزارے۔ پروفیسر ساجد میر نے سعودی عرب اور پاکستان کے مابین تعلقات' محبت اور بھائی چارے پر مبنی تعلقات کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب واحد ملک ہے جس کا پاکستان کے مفادات کیخلاف کوئی ایجنڈا نہیں اور سعودی سفیر عبدالعزیز ابراہیم الغدیر کی ان رشتوں کو مضبوط اور مستحکم کرنے اور ہر دکھ سکھ کی گھڑی میں پاکستان اور اس کے عوام کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونے کے اقدامات کو سراہا۔ ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم نے کہا کہ ہر پاکستانی کے دل سعودی عرب کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ہم حرمین شریفین کے تحفظ اور دفاع کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ اس موقع پر حاجی عبدالرزاق، حافظ زبیر احمد ظہیر، رانا شفیق خاں پسروری، مولانا شریف جنگوانی، پروفیسر یاسین ظفر، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ عبدالستار حامد، ملک محمد سلیمان، مولانا حنیف ربانی، ملک ذوالقرنین ڈوگر، محمد بشیر انصاری، رانا نصراللہ خاں، قاری محمد عبدالمتین اصغر، قاری ارشد بیگم کوٹی، پروفیسر محمد سعید کلیروی، حافظ عبدالغفار سلفی، حافظ شاہد امین، فیصل افضل شیخ و دیگر بھی موجود تھے۔

# احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

## محرم کے بغیر عمرہ پر جانا

**سوال** میرے بہنوئی سعودیہ میں ہیں، میری بہن عمرہ کیلئے سعودیہ جانا چاہتی ہے، اس کے ساتھ کوئی محرم نہیں البتہ ایسی عورتیں ہمراہ ہیں جن کے محرم موجود ہیں۔ کیا میری بہن کا ایسی عورتوں کے ہمراہ عمرہ کے لئے جانا جائز ہے، قرآن وحدیث کے مطابق راہنمائی کریں؟؟

**جواب** عورت طبعی طور پر کمزور ہے اور اسے معاونت کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کی عزت و ناموس کے پیش نظر سفر میں محرم کی شرط لگائی ہے تاکہ وہ محرم، غلط مقاصد کے حامل لوگوں سے اسے محفوظ رکھ سکے نیز دوران سفر اس کیلئے مددگار ثابت ہو۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی غیر مرد اس کے پاس نہ جائے اِلا یہ کہ اس کے ہاں محرم موجود ہو۔''

یہ سن کر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے جہاد پر جانے کیلئے اپنا نام لکھوا دیا ہے لیکن میری بیوی حج پر جانا چاہتی ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنی بیوی کے ہمراہ حج پر جاؤ۔'' (بخاری، الحج: ۱۸۶۲)

رسول اللہ ﷺ کا اس صحابی کو جہاد چھوڑ کر بیوی کے ساتھ جانے کے لئے کہنا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ عورت کیلئے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے۔ اس بناء پر ہمارا رجحان یہ ہے کہ کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے خواہ اس کے ہمراہ ایسی عورتیں موجود ہوں جن کے محرم موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی کو جہاد چھوڑ کر اپنی بیوی کے ہمراہ جانے کا حکم دیا، اس سے مسئلہ مذکورہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ ہمارے نزدیک جن حضرات نے ایسے حالات میں عورت کو دیگر خواتین کے ہمراہ سفر کرنے کی اجازت دی ہے، ان کا یہ موقف انتہائی محل نظر اور مقاصد شریعت کے خلاف ہے۔ صورت مسئولہ میں اگرچہ عورت کا خاوند سعودیہ میں ہے اور وہ جدہ ائیر پورٹ پر اسے وصول کرے گا تاہم اس کا سفر محرم کے بغیر ہوگا، جس کی شریعت میں اجازت نہیں، لہٰذا ہمیں ہر مسئلہ میں شریعت کو مقدم رکھنا چاہیے۔ اپنی سہولت کو اس کے تابع کیا جائے، اسی میں خیر و برکت ہے۔ عورت کو چاہیے کہ اس مبارک سفر میں اپنے ساتھ جانے کیلئے کسی محرم کا بندوبست کرے۔ اگر کوئی محرم نہیں تو اس پر حج یا عمرہ فرض بھی نہیں کیونکہ عورت کیلئے حج یا عمرہ کی جو شرائط ہیں ان میں محرم کا ہونا برسر فہرست ہے۔ ہم نے سعودیہ میں ایسی متعدد خواتین کو دیکھا ہے جنہوں نے محرم کے بغیر سفر کیا پھر ان کا وہاں کوئی پرسانِ حال نہیں تھا۔ بیماری کے وقت انہیں کوئی دوائی لا کر دینے والا نہیں ملا، انہوں نے انتہائی پریشانی کے عالم میں یہ دن گزارے۔ بہرحال محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں خواہ اس کے ہمراہ ایسی خواتین موجود ہوں جن کے محارم موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

## خواتین کا دعوتی پروگرام

**سوال** ہمارے مدرسہ میں طالبات پڑھتی ہیں، ہم انہیں دعوت وارشاد کی ٹریننگ دینے کیلئے مدرسہ کی گاڑی پر گردونواح میں خواتین کے دعوتی پروگرام کراتی ہیں جبکہ ڈرائیور اکیلا ہوتا ہے، اس کے ساتھ کوئی محرم عورت نہیں ہوتی، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟؟

**جواب** کسی مرد کیلئے جائز نہیں کہ وہ اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرے، ہاں اگر عورت کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار موجود ہے تو پھر ایسا کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''عورت کے پاس کوئی غیر محرم مرد نہ جائے اِلا یہ کہ اس کے ساتھ محرم موجود ہو۔'' (صحیح بخاری، جزاء الصید: ۱۸۶۲) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو ان میں تیسرا ساتھی شیطان ہوتا ہے۔'' (ترمذی، الفتن: ۲۱۶۵)

ان احادیث میں جس خلوت وتنہائی سے منع کیا گیا ہے وہ عام ہے خواہ گھر میں ہو یا بازار میں، گاڑی میں ہو یا ویسے کسی جگہ پر جانا ہو، اس لئے اگر عورت اکیلی ہے تو اس کا ڈرائیور کے ساتھ مدرسہ کی گاڑی پر سفر کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر گاڑی میں دو یا اس سے زیادہ عورتیں ہیں تو پھر چنداں حرج نہیں کیونکہ اس وقت خلوت نہیں رہتی، لیکن اس کیلئے بھی درج ذیل دو شرائط ہیں: ☆ گاڑی کا ڈرائیور متدین ہو اور کسی فتنہ میں مبتلا ہونے سے بے خوف ہو۔ ☆ وہ عورتیں اس کے ساتھ اتنی مسافت پر نہ جائیں جسے عرف عام میں سفر کہا جاتا ہو۔

ان شرائط کی موجودگی میں شہر کے اندر یا اس کے قرب و جوار میں دعوتی پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے جبکہ خواتین باحجاب اور عفت وحیا کو لازم پکڑنے والی ہوں۔ اس قدر احتیاط کے باوجود بھی خیر و برکت اسی میں ہے کہ اس سے بھی اجتناب کیا جائے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اعتکاف کرتے ہوئے مسجد میں تھے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے

پاس آئیں، جب رات دیر ہوگئی تو آپ انہیں راستے پر لگانے کیلئے باہر نکلے، اس دوران آپ نے دو صحابہ کرام کو دیکھا تو وضاحت فرمائی کہ یہ میری بیوی صفیہ ہے، جب صحابہ کرامؓ پر یہ وضاحت گراں گزری تو آپ نے فرمایا: ''شیطان، انسان کے رگ وریشے میں خون کی طرح سرایت کر جاتا ہے مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی ایسی بات نہ ڈال دے جو تمہارے لئے اچھی نہ ہو۔'' (بخاری، الاعتکاف: ۲۰۳۵) اس حدیث کے پیش نظر ہمیں ہر کام سے گریز کرنا چاہیے جس میں شکوک وشبہات کا اندیشہ ہو، اگرچہ مذکورہ شرائط کے ساتھ جواز کا پہلو موجود ہے۔ (واللہ اعلم)

## عورتوں سے اختلاط

**سوال** ہمارے ہاں بازاروں میں عورتیں عریاں یا نیم عریاں لباس پہن کر آتی ہیں، کیا ایسے حالات میں ایک مسلمان آدمی وہاں جا سکتا ہے، جہاں اختلاط مرد وزن کا پورا پورا امکان ہوتا ہے؟؟

**جواب** جس مقام پر مرد وزن کا اختلاط ہو یا اس کا امکان ہو تو ایک دیندار آدمی کو وہاں جانے سے گریز کرنا چاہیے۔ قرآن کریم میں ہے:

''جب موسیٰ علیہ السلام مدین کے چشمے پر پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت وہاں جانوروں کو پانی پلا رہی ہے اور دو عورتیں الگ کھڑی اپنے جانوروں کو روکے ہوئے دکھائی دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا جب تک یہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں، ہم پانی نہیں پلاتیں اور ہمارے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔'' (القصص: ۲۳)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورتیں، اختلاط مرد وزن سے کس قدر گریز کرتی تھیں، انہوں نے مردوں میں گھس کر پانی پلانے کی قطعاً کوشش نہیں کی۔

ہاں درج ذیل شرائط کے ساتھ ایسے بازار میں جانا جائز ہے: ☆ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اس جذبہ سے وہاں جائے۔ ☆ جاتے وقت اپنی نظروں کو جھکائے رکھے جیسا کہ قرآن میں ہے۔ ☆ فتنہ اور اس کے اسباب وذرائع سے خود کو بچائے رکھے۔ ☆ اپنے دین اور عزت وناموس کی حفاظت کا پورا پورا اہتمام کرے۔

☆ شر اور فساد کے وسائل سے دور بھاگے اور ان کے قریب ہی نہ جائے۔

مذکورہ بالا شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے بازار میں جانا جائز ہے جہاں عورتیں عریاں یا نیم عریاں لباس پہنے ہوئے ہوں اور اپنے حسن کی نمائش کیلئے بے تاب ہوں، ایسے حالات میں برائی کی روک تھام کیلئے وہاں جانا جائز ہے۔ حدیث میں ہے: ''لوگ جب برائی دیکھتے ہیں اور اسے روکتے نہیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بُرائی کی سزا میں انہیں بھی شامل کر لے۔'' (ابن ماجہ، الفتن: ۴۰۰۵) ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کیلئے ایسے بازاروں میں جائے جہاں محض فساد وشر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

## ایک معاشرتی برائی

**سوال** ہمارے ہاں کچھ خاندان ایسے ہیں جو اپنی بیٹیوں کو غیر محرم مردوں کے سامنے جانے، ان سے بات چیت کرنے کی اجازت دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ہمارے دل صاف ہیں، شرم وحیا تو دل میں ہوتا ہے، اس قسم کے کردار کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب** شریعت میں ایسا کرنا سخت منع ہے، جس خاندان میں یہ رواج ہے کہ ان کی عورتیں غیر محرم مردوں کے ساتھ کھلے عام بات کرتی ہیں، انہیں اس اقدام سے باز رہنا چاہیے، غیر محرم مردوں کے سامنے اپنے بدن یا کپڑوں کی نمائش کسی صورت میں جائز نہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ مسلمان خواتین سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں نیز اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہو۔'' (النور: ۳۱)

اس آیت کا تقاضا ہے کہ عورت کسی بھی غیر محرم کے سامنے اپنی زینت ظاہر نہیں کر سکتی۔ باقی رہا دلوں کی صفائی کا معاملہ تو اسکے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب تم نبی کریم ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے کامل پاکیزگی یہی ہے۔'' (الاحزاب: ۵۳)

اس آیت کریمہ میں دلوں کی پاکیزگی اس امر کو قرار دیا گیا ہے کہ پردہ کیا جائے اور اس کی حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس سے مرد اور عورت دونوں کے دل ریب وشک سے اور ایک دوسرے کے ساتھ فتنے میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہیں گے، ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا ہے کہ اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر وہ ستائی نہ جائیں گی۔'' (الاحزاب: ۵۹)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ پردے کا حکم علماء کا ایجاد کردہ نہیں جیسا کہ آج کل بعض لوگ باور کراتے ہیں یا اس پردے کو قرار واقعی اہمیت نہیں دیتے۔ جیسا کہ سوال میں بعض خاندانوں کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے بلکہ پردہ کرنا اللہ کا حکم ہے اور قرآن کریم کی واضح نص سے ثابت ہے، اس سے اعتراض، انکار اور بے پردگی پر اصرار انسان کو کفر تک پہنچا سکتا ہے۔ افسوس کہ دور حاضر میں بے پردگی عام ہوگئی ہے بلکہ عورتیں عریانی اور نیم برہنگی کو تہذیب کی علامت قرار دے کر اس پر فخر کرتی ہیں۔ بہرحال ہمیں ہر حالت میں شریعت کی پابندی کرنا چاہیے۔ خاندانی روایات کی قرآن وحدیث کے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔ (واللہ اعلم)

# ملازمت کا اختتام اور خدمتِ اسلام

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر صالح بن حمید حفظہ اللہ

مترجم ——— جناب حافظ محمد سرور ——— نظر ثانی ——— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد، اے بندۂ پروردگار!

یاد رکھ کہ عمر کی برکت حسنِ عمل ہے۔ گناہ پر ندامت سے توبہ کی راہ کھلتی ہے۔ سوچ کے بگاڑ کی وجہ خواہش بنتی ہے۔ سب سے کڑی آزمائش یہ ہے کہ دشمن تیری مصیبت پر خوش ہوں۔ ضرورت سے زیادہ سرزنش کرنے سے کینہ جنم لیتا ہے۔ اظہارِ محبت نصف عقل ہے۔ غیبت کی راہ وہی اپناتا ہے جو ہر طرح سے بے بس ہو چکا ہو اور جو شخص اپنے اہل وعیال کی اور دوسرے لوگوں کی اصلاح کا خواہاں ہو، اسے چاہیے کہ اپنی اصلاح کر لے۔

﴿وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا﴾ (الفرقان:۳۱)

''تمہارے لیے تمہارا رب ہی رہنمائی اور مدد کو کافی ہے۔''

اے پیروانِ اسلام! زندگی کی شادمانی مقصد کی بلندی سے وابستہ ہے اور مقصدِ زندگی کے بلند ہونے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ بندہ اپنے خالق کی عظمت کا ادراک کرے، پھر تخلیق کی غرض وغایت اور سعی وعمل کے نتیجے پر غور کرے، اگر وہ ایسا کر لے تو یقیناً اس کی ترجیحات کی درجہ بندی میں کوئی بگاڑ نہیں ہوگا، پریشانیاں اس کا شیرازہ نہیں بکھیریں گی، غم واندوہ اس کے ہاں راہ نہیں پائے گا اور پریشان خیالی اس پر حاکم نہیں ہوگی۔

یقیناً مقصدِ حیات کا ادراک اُس فطرت کا حصہ ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ نے اپنے بندوں کو صلاحیتیں، نوازشیں اور مختلف علوم عطا کیے۔ انہیں دوراہیں دکھائیں اور ہر کسی کو اس راہ کے لیے ڈھیلا چھوڑ دیا جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ﴾

(الروم:۵۴)

''اللہ ہی تو ہے جس نے ضعف کی حالت میں تمہاری پیدائش کی ابتدا کی، پھر اس ضعف کے بعد تمہیں قوت بخشی، پھر اس قوت کے بعد تمہیں ضعیف اور بوڑھا کر دیا وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

انسان کی زندگی چند مراحل کا نام ہے اور اس کی عمر کچھ منزلوں سے عبارت ہے۔ انسان ان مرحلوں اور ان منزلوں میں جیتا ہے، ایک منزل سے دوسری منزل تک منتقل ہوتا ہوا آگے بڑھتا ہے، ان میں عمل کرتا ہے اور ان میں پیش آنے والے مختلف واقعات اور تبدیلیوں سے نصیحت وعبرت حاصل کرتا ہے، بلکہ انسان کی عمر کا ہر مرحلہ کچھ مخصوص اعمال کے لیے موزوں ہے، اگر انسان کسی مرحلے کا درست استعمال نہ کر سکے تو وہ ضائع چلا جاتا ہے اور بے مصرف رہتا ہے۔

اسی لیے حدیث میں آتا ہے کہ ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت جانو: تندرستی کو بیماری سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، ثروت کو افلاس سے پہلے، فراغت کو مصروفیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔ جبکہ دوسری حدیث میں آتا ہے کہ ''روز قیامت کسی بندے کے پاؤں اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہلیں گے جب تک اس سے پانچ سوال نہ پوچھ لیے جائیں: عمر کہاں کھپائی؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں لگایا؟ جوانی کہاں گزاری اور اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟

یہ بھی اللہ کی تخلیق اور صنعت کا کرشمہ ہے بلکہ اس کی نشانیوں میں سے ایک ہے اور اس کی حکمت ہے کہ بدن ناتواں ہے تو عقل توانا ہے، ہڈیاں کمزور ہیں تو سوچنے سمجھنے کی قوت زیادہ ہے اور بالوں میں چاندی اتر آئی ہے تو حکمت ودانائی بھی مل گئی ہے۔ اس لیے انسان اس وقت تک ذمہ دار اور راہِ عمل میں سرگرم ہے جب تک اسے قوت اور عقل کی نعمتیں حاصل ہیں۔ یہ ساری فکر اللہ کے اس فرمان میں موجود ہے:

﴿وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (التوبۃ:۱۰۵)

''اے نبی! اِن لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کرو، اللہ اور اس کا رسول اور مومنین سب دیکھیں گے کہ تمہارا طرز عمل اب کیا رہتا ہے پھر تم اُس کی طرف پلٹائے جاؤ گے جو کھلے اور چھپے سب کو جانتا ہے اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔''

یہ ہے اسلامی نکتہ نظر سے انسان کی زندگی اور یہ ہے زندگی کے متعلق مسلمانوں کا نظریہ۔

اے اہل اسلام! ان تمام باتوں سے مقصود یہ ہے کہ انسان دورِ حاضر میں کچھ ایسے نظاموں اور اداروں کی بدولت کاموں سے بندھا ہوا ہے جو بہت سارے کاموں اور ملازمتوں کو ایک مخصوص عمر کے ساتھ، ایک آغاز اور انجام کے ساتھ اور کچھ صلاحیتوں اور اہلیتوں کے ساتھ مشروط ٹھہراتے ہیں۔ یہ سب جدید زندگی کا دستور ہے اور یہ ساری منصوبہ بندی کچھ جائز بنیادوں پر قائم ہے کیونکہ اس تنظیم سے معاشرے کی حرکت رواں دواں رہتی ہے، کام کرنے والوں کی بڑھتی تعداد کا خیال رکھا جاتا ہے اور دوسرے امیدواروں کو مواقع ملتے ہیں۔ یہ مکمل تنظیم انسانی زندگی کے دھارے سے اور اس کی عمر کے مختلف مراحل سے مطابقت رکھتی ہے، اگر ایک کام ہمیشہ دوسرے کے سپرد رہے تو یقیناً تیری باری نہیں آئے گی۔

چنانچہ تیرے بعد تیرا بھائی بھی اسی طرح موقع کا منتظر ہوتا ہے جیسے تو اپنے پیشرو سے موقع ملنے کا منتظر تھا، آج کا ملازم کل سبکدوش ہوگا اور آج کا سبکدوش کل ملازم تھا۔ یہی ہیں زندگی کے مراحل جو اپنے دامن میں تبدیلیاں، انقلابات، تغیرات اور عبرتوں سمیت بہت کچھ سمیٹے ہوئے رواں دواں رہتے ہیں۔

﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ﴾

(فاطر:۳۷)

''کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو سبق لے سکتا تھا۔''

جب سارا نظام اس نقشے پر قائم ہے تو ایسا نجیب اور

شریف ملازم کہ جس کا عرصۂ کار ختم ہو چکا ہو، اسے چاہیے کہ گزشتہ زندگی اور بیتے ہوئے وقت کا اسیر ہو کر نہ رہ جائے۔ یہ دانشمندی نہیں کہ وہ خود تو کام سے سبکدوش نہ ہو اور دوسرے کاریگروں، اداروں اور لوگوں کو قصور وار ٹھہراتا پھرے۔

عجیب بات یہ ہے کہ مدتِ ملازمت مہینوں اور دنوں کے پیمانے کے مطابق پہلے سے طے شدہ اور مقرر ہوتی ہے تو پھر ناگہانی کیا ہے؟ اور اضطراب کیوں پیدا ہوتا ہے؟

جی ہاں! دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی کے ایک مخصوص مرحلے سے نہ چمٹا رہے بلکہ اسے اچھے گمان سے کام لینا چاہیے اور یہ سوچنا چاہیے کہ بعد میں آنے والا اللہ کے فضل سے یقیناً بہتر ہوگا۔ عقلمندوں کو جان لینا چاہیے کہ کامرانی کا تمام تر انحصار محض تنخواہ اور مادی فراوانی پر نہیں اور نہ ہی کسی مخصوص پیشے کے ساتھ فلاح وابستہ ہے بلکہ اللہ کی توفیق اور حسنِ عبادت کے بعد کامرانی کا دارومدار عمل پر ہے جبکہ عمل کی کوئی حد نہیں۔

عمل بھرپور زندگی کی رونق ہے، اسی سے معاشرتی تعلقات بنتے ہیں، یہی انسان کی قدر و قیمت اور مرتبہ نمایاں کرتا ہے اور یہ ہمیشہ جاری رہتا ہے، اس کی کوئی انتہا نہیں، یہ اس وقت تک آدمی کے ساتھ ہے جب تک اس کی سانسیں چلتی ہیں اور اس کے اندر سکت باقی ہے۔ ملازم آدمی ملازمت سے دستبردار ہوتا ہے، عمل سے نہیں ملازمت تو ایک لگے بندھے دورانیے سے جڑی ہوتی ہے جو بالآخر ختم ہو جاتا ہے لیکن کام، ضرورت اور گزر بسر کا انتظام ایسی چیزیں ہیں جو اس وقت تک باقی رہتی ہیں جب تک زندگی اور استعداد باقی ہے۔

دانا ہے وہ آدمی جو سبکدوشی کو ایک ایسا دروازہ سمجھے جہاں سے اسے زندگی کی بے کراں جولا نگاہیں دکھائی دیں، وہ وسیع و عریض میدان جن سے وہ ایک لمبا عرصہ محض اپنی ملازمت کی وجہ سے دور رہا۔

سبکدوشی (ریٹائرمنٹ) نئے کام اور نئے میدانوں کی جانب کھلنے والا ایک دروازہ ہے، کیونکہ آدمی اپنی زندگی کے آخری لمحے تک وقت کا مالک و مختار رہتا ہے۔

جاننے والے جانتے ہیں کہ مہارت، عزم و ہمت اور نئی راہیں تراشنے کا انسان کی عمر سے کوئی ناتا نہیں اور آدمی محنت اور جانفشانی کو تبھی خیر باد کہتا ہے جب اس پر سستی یا کم ہمتی چھا جائے۔

سبکدوشی (ریٹائرمنٹ) دراصل تجربے، تبدیلی اور تغیر کا نام ہے، صلاحیتوں کے تعطل اور مہارتوں کے ضیاع کا نام سبکدوشی (ریٹائرمنٹ) نہیں بلکہ یہ ایسی چھپی صلاحیتوں اور معطل دلچسپیوں کو آزمانے کا موقع ہوتا ہے جنہیں ملازمت نے دبا دیا تھا یا ماند کر دیا تھا۔

کسی دانا نے سبکدوشی کے متعلق بولے جانے والے جملے سے کس قدر خوبصورت مفہوم کشید کیا، جب اس نے کہا کہ سبکدوشی دراصل بندھن سے رہائی ہے چنانچہ اب یہ آدمی بہت سارے وسیع میدانوں اور شعبوں میں کام کرنے کے لیے آزاد ہے، ایسے میدان اور شعبے جو پیشہ وارانہ قواعد وضوابط میں جکڑے ہوئے نہیں ہوتے۔

کسی شخص کی پیشہ وارانہ فائل کا لپیٹ دیا جانا دراصل بستر کے لپیٹ دیئے جانے کی طرح ہے، جسے مزید محنت، کدوکاوش اور جانفشانی کے لیے لپیٹا جاتا ہے، کام کبھی ختم نہیں ہوتا، اس لیے جدوجہد مسلسل جاری رہنی چاہیے اور حوصلے ہمیشہ بلند۔

پیشہ وارانہ ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جانے والوں کا تجربہ ہے کہ جس کا آغاز عمدہ نہ ہوگا، اس کی انتہا بھی خوش کن نہ ہوگی۔ آدمی کی زندگی یا حیات کسی پیشہ وارانہ کام یا معینہ دورانیے کی ملازمت پر موقوف اور منحصر نہیں بلکہ زندگی تو جستجوئے صادق رکھنے والے اور سنجیدہ خو محنتی شخص کے لیے رنگا رنگ مواقع اور نو بہ نو امکانات سے بھرپور ہے۔

بالخصوص جبکہ کام کے اس قدر طویل دورانیے سے گزرنے کے بعد آدمی مہارت اور تجربے کے ایسے خزانے میں ڈھل جاتا ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہوتا۔

احباب گرامی! اس نظریے کی مزید تقویت اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اسلام میں عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾

(الحجر:۹۹)

''اور اُس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے۔''

ہمارے دین کی رو سے ایسے شخص کے لیے کام اہم ترین عبادتوں میں سے ایک ہے جس کی نیت درست اور عمل نیک ہو۔ ایسے میں یہ ذریعہ معاش، استغناء، وسیلہ عزت اور باعث اجر و ثواب ہوتا ہے، اگر وسیع تر تصور کے تناظر میں دیکھیں تو یہ دراصل عملِ صالح ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (النحل:۹۷)

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔''

امام حاکم رحمہ اللہ کی بیان کردہ ایک حدیث ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان لوگوں کا پتہ نہ دوں جو تم میں سب سے بہترین ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''کیوں نہیں اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور فرمایئے''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جن کی عمریں طویل اور اعمال اچھے ہوں۔''

اسی طرح امام احمد اور امام ترمذی کی بیان کردہ ایک حدیث ہے، حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمر دراز اور عمل نیک ہو۔''

اسلام میں زندگی دراصل جدوجہد، کاوش و جاں فشانی، جُود و سخا اور کام کا نام ہے اور اس کا عملی نمونہ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں اور صحابہ کرام اور تابعین کی زندگیوں میں موجود ہے۔

کیا آپ نے کبھی لمحہ بھر کے لیے ان دعاؤں پر غور کیا ہے جنہیں ایک مسلمان اپنے وظائف و اوراد میں دہراتا ہے؟ وہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگتا ہے کہ ''اے اللہ! میری عمر کے آخری حصے کو میری زیست کا بہترین حصہ بنا دے اور میرے سب سے بہتر اعمال وہ بنا دے جن پر میرا خاتمہ ہونے والا ہے۔''

اسی طرح وہ کہتا ہے: ''اے اللہ! تمام تر امور میں میرا انجام اچھا بنا دے۔''

وہ یہ دعا بھی کرتا ہے: ''میری دنیا سنوار دے جس

میں میری معاش ہے اور زندگی کو میرے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا باعث بنا۔''

ان تمام دعاؤں میں سب سے افضل، سب سے احسن، سب سے زیادہ نفع مند اور سب سے بہترین چیزیں مانگی گئی ہیں۔ چنانچہ ایک مسلمان ان دعاؤں اور ان جیسی دیگر دعاؤں کے ساتھ اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ بلند ہمت ہوتا ہے اور وہ اپنے پروردگار سے اعلیٰ ترین، عمدہ ترین، مفید ترین اور بہترین شے کی امید رکھتا ہے۔

کیا ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کا یہ فرمان نہیں ہے ''اگر اس حال میں قیامت آ جائے کہ کسی آدمی کے ہاتھ میں کھجور کی قلم ہو اور وہ اسے زمین میں لگا سکتا ہو تو لگا دے۔''

جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ''مجھے ایسا شخص بہت ہی قابل نفرت لگتا ہے جو فارغ ہو، نہ دنیا کے کسی کام میں مصروف ہو نہ آخرت کے کسی عمل میں مشغول۔''

اس لیے اے بندۂ پروردگار! بیتی ہوئی زندگی کا قیدی بن کر نہ رہ جا، دینداری، عقل وحکمت اور دانائی کا تقاضا ہے کہ انسان پیچھے کی جانب نہ دیکھے بلکہ نئی زندگی بنانے اور نئے مواقع تلاش کرنے کے لیے جدوجہد کرتا رہے۔ چنانچہ تجھے باہمت ہونا چاہیے اور ہر وقت سرگرم کار رہنا چاہیے، یہ بھی جان لے کہ جب تو غمگین ہو تو اکیلا ہی غمگین ہوتا ہے لیکن جب مسکرائے تو زندگی کھلکھلا اٹھتی ہے اور تیرے ساتھ ساتھ تمام لوگوں کے چہرے تبسم سے لہلہا اٹھتے ہیں۔

برادرانِ عزیز! یہ بھی اللہ کی نعمت ہے کہ دورِ حاضر تکنیکی اور فنی میدان میں ترقی کا دور ہے اور بہت سارے محنت طلب اور ہاتھ سے کیے جانے والے کام مختلف آلات کے ذریعے کر لیے جاتے ہیں۔ تکنیکی اور مشینی کام کے ذرائع بڑھنے کے ساتھ ساتھ مواقع بھی اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ ان کی کوئی حد بندی نہیں رہی۔

اے بندگانِ الٰہی! اس اعتبار سے مسلمان کی زندگی میں کوئی خلا نہیں، چنانچہ وہ امت کے احساس میں ڈھل جاتا ہے، اس کی پریشانیوں پر تڑپتا ہے، اس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔ اس کے دکھوں پر غمزدہ ہوتا ہے، اس کی امیدوں میں اپنی امید دیکھتا ہے اور اس کے مصائب پر کرب کا شکار ہو جاتا ہے جبکہ دوسری جانب وہ علم وعمل اور عبادت میں مصروف ہوتا ہے، میل ملاقات رکھتا ہے، رشتوں کے تقاضے نبھاتا ہے، قربت کی راہیں اپناتا ہے، اچھے کام بجالاتا ہے، معاشرتی خدمات پیش کرتا ہے، خلا پر کرتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے، برائی سے روکتا ہے اور رہنمائی، احتساب اور نصیحت کی ذمہ داریاں نبھاتا ہے۔

کیونکہ ''تجھ پر تیرے پروردگار کا حق ہے، تیرے نفس کا حق ہے اور تیرے اہل وعیال کا حق ہے، اس لیے تمام حقداروں کا حق ادا کر۔''

اب ایسی صورت حال میں سبکدوشی کا کیا تصور رہا؟ کیا کوئی مسلمان آخری سانس تک سبکدوش ہو سکتا ہے؟

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾

(الانعام: ۱۶۲-۱۶۳)

''کہو، میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔''

## دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد، اے فرزندانِ اسلام!

ایسے پاکیزہ نفوس جو پیشہ وارانہ اعتبار سے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو چکے ہوں، اپنی صحت، اپنا وقت، اپنے خیالات اور اپنی عمر رواں کے شب و روز ایک خاندان کی کفالت کے لیے، ایک ادارے کی تعمیر کے لیے اور امت کے خدمت کے لیے کھپا چکے ہوں، معاشرے کے لیے خیر کے دریچے وا کر چکے ہوں اور مفادِ عامہ کے چشمے جاری کر چکے ہوں، ان کا حق بنتا ہے کہ اب انہیں اطمینان مہیا کیا جائے، ان کا فیض رکنے نہ پائے اور وہ سبکدوشی کے دروازوں پر اپاہج ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔

یہ وفاداری نہیں کہ ایسے آدمی کو اس کی عمر کے آخری حصے میں غفلت کی نذر کر دیا جائے جو اپنی زیست کا زرخیز، شاداب اور سرگرم حصہ امت کے لیے لٹا چکا ہو، اس کا حق بنتا ہے کہ اس کے کام کی قدر کی جائے، اس کی خدمات کا اعتراف کیا جائے اور اس پر ترس کھا کر یا احسان جتلا کر نہیں، بلکہ اظہار اعتماد کرتے ہوئے اور اسکی صلاحیتوں اور حقوق کا اعتراف کرتے ہوئے اسے دیگر میدانوں میں کام کے مواقع دینے پر غور کیا جائے۔

بلکہ اگر غور کیا جائے تو قرآن کریم نے والدین کے حق کی تلقین کرنے کے لیے وہ وقت یاد دلایا ہے جب وہ محنت کرتے اور اولاد پر لٹاتے تھے، اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ ہر محنت کرنے والے کا حق ادا کیا جانا چاہیے اور ہر خوبی والے کی خوبی کا اعتراف کیا جانا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾

(الاسراء: ۲۴)

دعا کیا کرو کہ ''پروردگار! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔

اس عظیم اور گراں مایہ جماعت کا حق ہے کہ ان کی خدمات اور حسنِ کارکردگی کے اعتراف میں ان کی خدمت وتوقیر کی جائے۔

اس لیے اللہ سے رحمت کے لیے دعا گو ہوں اور تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ معاشرہ کسی بھی صورت میں ان کے کام، تجربات اور صلاحیتوں سے بے پروائی اختیار نہیں کر سکتا۔ ان کی مدتِ ملازمت کا اختتام تو ایک انتظامی ضرورت تھی جو اگرچہ ختم ہو چکی ہے لیکن اس کے علاوہ کچھ ختم نہیں ہوا، ان کا کام، ان کی استعداد، ان کی صلاحیت اور ان کی ضرورت باقی ہے اور باقی رہے گی۔ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ بہت سارے ممالک اور ادارے ایسے لوگوں کے تجربات سے مدد لیتے ہیں جو اپنی معینہ مدتِ ملازمت گزار چکے ہوں۔

خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے عاجز اور ناتواں مسلمان، معاہدین اور ذمیوں کے وظائف مقرر کیے۔ ارمغان رحمت اور گراں مایہ نعمت یعنی اپنے نبی محمد ﷺ پر درود وسلام پڑھو، تمہارے پروردگار سے تمہیں اپنی کتاب مبین میں اس کا حکم دیا ہے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو سربلندی عطا فرما۔ شرک اور مشرکین کو ذلیل کر دے اور سرکش وملحد لوگوں کو اور دین وملت کے تمام دشمنوں کو بے یار ومددگار کر دے۔

اے اللہ! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن عطا فرما، اے اللہ! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن عطا فرما، ہمارے پیشواؤں اور حکمرانوں کی اصلاح فرما اور اے اللہ! اے پروردگار عالم! ہماری ذمہ داری ان لوگوں کو سونپ دے جو تجھ سے ڈرنے والے، پرہیزگاری اپنانے والے اور تیری رضا چاہنے والے ہوں۔ آمین!

# معراجِ مصطفیٰ ﷺ

تحریر: جناب مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ

اللہ کے رسول ﷺ طائف کے سفر سے واپس اس حال میں تشریف لائے کہ سوائے ایک نصرانی عداس کے کسی بھی مشرک نے اسلام قبول نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالت مآب محبوب کی تالیف قلب اس طرح فرمائی کہ آپ کو اسراء ومعراج کا فقید المثال اعزاز اور امتیاز عطا فرمایا۔

اللہ کے رسول ﷺ کو بیت اللہ شریف مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک اور پھر وہاں سے آسمان تک لے جایا گیا۔ قرآن کریم میں سورۃ نمبر 17 الاسراء کے نام سے ہے جس کی پہلی آیت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ آیئے پہلے ہم اس آیت کا ترجمہ پڑھتے ہیں پھر ہم اللہ کی توفیق سے نہایت اختصار سے اس واقعہ کو بیان کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ سورۃ الاسراء مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''پاک ہے وہ ذات جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک سیر کروائی۔ جس کے ماحول کو ہم نے برکت دے رکھی ہے۔ اس سے غرض یہ تھی کہ ہم اپنے بندے کو اپنی بعض نشانیاں دکھائیں۔ بلاشبہ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔

اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کو معراج محض روحانی طور پر نہیں بلکہ جسمانی طور پر ہوا تھا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا یہ سفر خواب کی حالت میں تھا تو نہایت قوی دلائل سے یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچتی ہے کہ آپ کا یہ سفر روح اور جسم کے ساتھ تھا۔

اللہ کے رسول ﷺ کے اس سفر کا مقصد یہ تھا کہ آپ کو ملکوت السموات والارض کا مشاہدہ کرا دیا جائے۔ اس سفر میں آپ کو جنت اور دوزخ کے مناظر بھی دکھائے گئے۔ یاد رہے کہ تمام اولو العزم پیغمبروں کو ایسا مشاہدہ کروایا جاتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو پورے وثوق سے ان غیب کی چیزوں کی طرف دعوت دے سکیں جنہیں وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہوتے ہیں، مگر ہمارے نبی کریم ﷺ کا منفرد اعزاز یہ ہے کہ آپ کو ساتوں آسمانوں کے اوپر بلا کر یہ مشاہدات کروائے گئے۔

## تاریخِ معراج

معراج کا واقعہ کب پیش آیا اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ کے مطابق یہ واقعہ مکی زندگی کے بالکل آخری دور کا ہے۔ اس کی تاریخ کے بارے میں بھی سیرت نگاروں میں اختلاف ہے۔

علامہ قاضی سلیمان منصور پوریؒ کے مطابق نبوت کے دسویں سال 27 رجب کو ہوئی۔ شیخ محمد امین شنقیطی لکھتے ہیں: کسی صحیح اور حسن سند سے یہ بات ثابت نہیں کہ اسراء رجب کے مہینے میں ہوا تھا۔

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے یہ بات نہایت قابل ذکر ہے کہ بعض لوگ اس رات میں خصوصی عبادت کا بندوبست کرتے ہیں۔ خصوصی تقریبات رچاتے ہیں۔ ذکر کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ 27 رجب کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس کے لیے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اگر اس رات کوئی خاص عبادت کرنا فضیلت کا باعث ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ عبادت ضرور کرتے کیونکہ وہ سب سے زیادہ نیکیوں کے حریص تھے۔

## واقعۂ معراج

اللہ کے رسول ﷺ عشاء کی نماز کے بعد اپنے گھر میں آرام فرما رہے تھے کہ آپ کو مسجد الحرام میں لے جایا گیا، وہاں پر جبریل علیہ السلام نے سرور کائنات ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ اس کے بعد وہ سونے کا ایک طشت لائے جو ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا۔ اسے آپ کے سینے میں انڈیل دیا' پھر سینہ بند کر دیا۔

بیت المقدس روانگی کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں براق لایا گیا۔ اس کی زین کسی ہوئی تھی اور لگام پڑی ہوئی تھی۔ یہ سفید رنگ کا بڑا خوبصورت جانور تھا' گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اس کی برق رفتاری کا عالم یہ تھا کہ وہ اپنا سم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی۔

سرور کائنات ﷺ براق پر سوار ہونے کے لیے ابھی پا بہ رکاب تھے کہ وہ اچانک شوخی کرنے لگا۔ جبریل علیہ السلام نے اس سے کہا: ''ارے! کیا تو محمد ﷺ کے ساتھ شوخی کر رہا ہے؟ تجھ پر کبھی کوئی ایسی ہستی سوار ہی نہیں ہوئی جو اللہ کی بارگاہ میں ان سے زیادہ معزز ہو''۔

یہ سن کر براق ایسا سہما کہ پسینے سے شرابور ہو گیا۔

مسجد حرام سے بھی براہ راست آسمانوں کی سیر کے لیے جایا جا سکتا تھا لیکن اللہ رب العزت کی منشا یہ تھی کہ آپ کو پہلے بیت المقدس کی سیر کرائی جائے۔

بیت المقدس میں انبیائے کرام کو اکٹھا کیا گیا اور تمام انبیائے کرام نے رسول اکرم ﷺ کی امامت میں نماز پڑھی۔ صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان کی امامت کروائی''۔

## آسمانوں کی سیر اور انبیاء کرام سے ملاقات

رسول اللہ ﷺ مسجد اقصیٰ سے نکلے تو جبریل علیہ السلام نے آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے۔ آپ ﷺ نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر نوش فرما لیا۔ یہ دیکھ کر جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت عطا فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی''۔

اب اِس سے آگے ایک نئے سفر کا آغاز ہوا۔ اسے ہم معراج کہتے ہیں۔ اس موقع پر جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک تھاما اور آپ کو اپنے ساتھ لے کر آسمانِ دنیا پر چڑھ گئے۔ وہاں پہنچ کر جبریل علیہ السلام نے آسمان دنیا کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھٹکھٹایا اور آسمان کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے پوچھا: کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: میں جبریل ہوں۔

دربان نے پوچھا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟

جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں، میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ دربان نے دریافت کیا: کیا آپ کو انہیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں۔

یہ سن کر دربان اور دیگر فرشتوں نے بے حد مسرت کا اظہار کیا اور کہا: ''خوش آمدید! آپ اپنے ہی لوگوں میں تشریف لائے ہیں۔ آنے والے کیا ہی اچھے ہیں۔''

دربان نے دروازہ کھول دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے دائیں طرف بھی لوگوں کی جماعتیں موجود ہیں اور بائیں طرف بھی۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟''

جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ آپ کے والد آدم (علیہ السلام) ہیں۔ ان کے دائیں اور بائیں جو جماعتیں ہیں، وہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ ان میں سے دائیں طرف والے جنتی اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں۔ جب یہ اپنے دائیں جانب دیکھتے ہیں تو خوش ہو کر ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رنج کے مارے رونے لگتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: آپ انہیں سلام کریں۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا:

''پیارے بیٹے! خوب اچھے آئے اور اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ تم کتنے اچھے بیٹے ہو۔''

''نیک پیغمبر اور نیک بیٹے کو خوش آمدید!''

اس کے ساتھ ساتھ آدم علیہ السلام نے آپ ﷺ کے لیے بھلائی کی دعا بھی کی۔

اب جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کو لے کر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے اور اس کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو۔ دربان نے پوچھا: کون ہے؟ انہوں نے سوال کیا: جبریل۔ دربان نے کہا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد (ﷺ)۔ اس نے پوچھا: کیا آپ کو انہیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ دربان اور دیگر فرشتوں نے رسول اللہ ﷺ کا اسی طرح استقبال کیا جس طرح پہلے آسمان والوں نے کیا تھا۔ دربان نے دروازہ کھولا۔ رسول اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام کے ساتھ دوسرے آسمان میں داخل ہو گئے۔ آپ نے وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا۔ یہ دونوں پیغمبر خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبریل علیہ السلام نے ان کا تعارف کراتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

''یہ یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں، انہیں سلام کیجیے۔''

رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام کیا، انہوں نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا: ''نیک بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔'' انہوں نے آپ کے لیے بھلائی کی دعا بھی کی۔

پھر جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھولنے کو کہا۔ وہاں کے دربان نے بھی ان سے وہی کچھ پوچھا جو پہلے اور دوسرے آسمان کے دربان نے پوچھا تھا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کو خوش آمدید کہا اور دروازہ کھول دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی وہاں ایک ایسے جلیل القدر پیغمبر سے ملاقات ہوئی جنھیں رب کائنات نے آدھے حسن و جمال سے نواز رکھا تھا۔ ان کے والد، دادا اور پردادا بھی جلیل القدر نبی تھے۔ یہ سیدنا یوسف علیہ السلام تھے۔ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ان کا تعارف کرایا اور عرض کیا:

''یہ یوسف (علیہ السلام) ہیں، انہیں سلام کیجیے۔''

رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: ''نیک برادر اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید!'' یوسف علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کے لیے دعائے خیر بھی کی۔

پھر جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کو لے کر چوتھے آسمان پر چڑھے اور دربان سے کہا: دروازہ کھولو۔ دربان نے ان سے وہی کچھ پوچھا جو پچھلے آسمانوں کے دربانوں نے پوچھا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ کو خوش آمدید کہا اور دروازہ کھول دیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں پہنچے تو آپ نے ادریس علیہ السلام کو دیکھا۔ جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے عرض کیا:

''یہ ادریس (علیہ السلام) ہیں۔ آپ انہیں سلام کریں۔''

رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا: ''نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید!'' انہوں نے بھی آپ ﷺ کے لیے دعائے خیر کی۔

اس کے بعد جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کو پانچویں آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھولنے کو کہا۔ یہاں کے دربان نے بھی پچھلے دربانوں کی طرح جبریل علیہ السلام سے سوالات کیے، پھر رسول اللہ ﷺ کو مرحبا کہا اور دروازہ کھول دیا۔ یہاں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ہارون علیہ السلام سے ہوئی۔ یہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بھائی، وزیر اور جانشین پیغمبر تھے۔ جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو ان سے متعارف کراتے ہوئے عرض کیا: ''یہ ہارون (علیہ السلام) ہیں، انہیں سلام کیجیے۔''

آپ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: ''صالح بھائی اور صالح پیغمبر کو مرحبا!''

انہوں نے بھی آپ ﷺ کیلئے بھلائی کی دعا کی۔

پھر جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کو چھٹے آسمان پر لے کر چڑھے اور دربان سے دروازہ کھولنے کو کہا۔ اس نے بھی وہی کچھ پوچھا جو پچھلے آسمانوں کے دربانوں نے پوچھا تھا، پھر اُسی طرح آپ ﷺ کو مرحبا کہا اور دروازہ کھول دیا۔ آپ ﷺ نے وہاں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ جبریل امین علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا:

''یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔ انہیں سلام کیجیے۔''

آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے آپ کے سلام کا جواب دیا، پھر کہا: ''نیک بھائی اور نیک نبی کو مرحبا!''

موسیٰ علیہ السلام نے بھی آپ ﷺ کیلئے دعائے خیر کی۔

پھر جبریل علیہ السلام آپ کو ساتویں آسمان پر لے کر چڑھے۔ یہ آخری آسمان تھا۔ انہوں نے دربان سے دروازہ کھولنے کو کہا۔ اس دربان نے بھی پچھلے آسمانوں کے دربانوں کی طرح سوالات پوچھے، پھر رسول اللہ ﷺ کو مرحبا کہا اور دروازہ کھول دیا۔ وہاں پہنچ کر آپ ﷺ کی ملاقات اپنے جدامجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ وہ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: ''یہ آپ کے باپ ابراہیم (علیہ السلام) ہیں، انہیں سلام کریں۔'' رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہا: ''نیک بیٹے اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید!''

ابراہیم علیہ السلام آپ کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آئے۔ انہوں نے آپ کی امت سے بھی بے پناہ محبت اور ہمدردی و خیر خواہی کا اظہار کیا اور ان کے لیے اپنا سلام اور نہایت بیش قیمت اذکار کے تحفے بھی روانہ کیے۔ ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا: ''اپنی امت کو حکم دیجیے کہ وہ جنت میں خوب شجر کاری کریں، اس لیے کہ اس کی مٹی عمدہ ہے اور اس کی زمین وسیع ہے۔''

آپ ﷺ نے پوچھا: 'وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟' ''جنت کی شجر کاری کیا ہے؟'' ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: 'لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'

رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر ابراہیم علیہ السلام کا جو حلیہ دیکھا تھا، اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ ہوں۔''

## بیت المعمور اور سدرۃ المنتہیٰ

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو بیت المعمور (آباد گھر) دکھایا گیا: ''یہ بیت المعمور ہے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ جب وہ (ایک مرتبہ نماز پڑھ کر) نکلتے ہیں تو پھر کبھی اس میں دوبارہ داخل نہیں ہوتے۔ یہ ان کا آخری داخلہ ہوتا ہے جو ان پر فرض کیا گیا ہے۔''

اس کے بعد اگلی منزل کی طرف روانگی ہوئی۔ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ لے گئے۔ یہ بیری کا ایک عجیب وغریب درخت تھا۔ اس کا پھل ہَجَر کے مٹکوں کی طرح تھا (جو قدیم بحرین، یعنی سعودی عرب کے مشرقی علاقے الاحساء کا ایک قصبہ ہے) اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں جیسے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے آپ کو اس کا تعارف کرواتے ہوئے کہا: ''یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ پر چار نہریں دیکھیں جو اس کی جڑ سے نکل رہی تھیں۔ ان میں سے دو نہریں پوشیدہ تھیں اور دو نہریں کھلی تھیں۔ آپ ﷺ نے جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا: ''جبریل! یہ دونوں کیا ہیں؟''

جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو بتایا کہ جو دو پوشیدہ نہریں ہیں، وہ جنت میں ہیں اور جو دو کھلی نہریں ہیں، وہ نیل اور فرات ہیں۔

یہ وہی دریائے نیل اور فرات ہیں جو سطحِ زمین پر بہتے ہیں۔ دریائے نیل افریقہ کا سب سے اہم اور دنیا کا سب سے لمبا دریا ہے۔ یہ وسطی افریقہ سے نکل کر یوگنڈا، سوڈان اور مصر سے بہتا ہوا بحیرۂ روم میں جا گرتا ہے۔ اس کی لمبائی 6695 کلومیٹر ہے۔ سوڈان کا دارالحکومت خرطوم اس مقام پر واقع ہے جہاں نیل ازرق، نیل ابیض سے آکر ملتا ہے۔ مصر کا دارالحکومت قاہرہ بھی دریائے نیل ہی کے کنارے واقع ہے۔ اسی طرح دریائے فرات شمال مشرقی ترکی میں ارارات کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور مغرب کی طرف بہتا ہے، پھر جنوب کا رخ اختیار کر کے شام میں داخل ہوتا ہے اور اس کے بیچ سے گزرتا ہوا قصبہ ابوکمال کے آگے عراق میں داخل ہوتا ہے۔ پھر جنوب مشرق کی طرف بہتا ہے۔ دریائے فرات کی لمبائی 2375 کلومیٹر ہے۔

اولادِ آدم کے سردار محمد ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس فرشتوں کے سردار جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی حالت میں دیکھا۔ جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل وصورت میں دیکھنے کی سعادت سرور کائنات ﷺ کو دوبار نصیب ہوئی۔ پہلی مرتبہ زمین پر اور دوسری بار معراج کے موقع پر سدرۃ المنتہیٰ کے قریب۔ آپ فرماتے ہیں: ''میں نے جبریل کو سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھا۔ ان کے چھ سو پر تھے۔ ان کے پروں سے موتی اور یاقوت جھڑ رہے تھے۔''

جبریل علیہ السلام کا ایک پر اتنا بڑا تھا جتنا مشرق اور مغرب کا درمیانی فاصلہ ہے۔ ان کے پاؤں کے بال حسین وجمیل موتیوں کی طرح تھے، جیسے سبزی پر بارش کی بوندیں پڑی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کے لباس کے حسن وجمال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''جبریل میرے پاس ایسے سبز لباس میں آئے جس پر موتی جڑے ہوئے تھے۔''

## جنت ودوزخ کا مشاہدہ

معراج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو جنت کا مشاہدہ بھی کرایا گیا۔ رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار تھے اور اس کی مٹی کستوری تھی۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

''جنت کی سیر کرتے کرتے میں ایک ایسے دریا پر پہنچا جس کے دونوں کنارے خلا دار موتیوں کے قبوں پر مشتمل تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: ''جبریل! یہ کیا ہے؟'' جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''میں نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کی مٹی نہایت خوشبودار کستوری ہے اور اس میں پڑی ہوئی چھوٹی چھوٹی کنکریاں موتی ہیں۔''

سرور کائنات ﷺ نے جنت کی سیر کے دوران میں جنت کی ایک طرف سے ایک آہٹ سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''جبریل! یہ کیا ہے؟''

جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلال مؤذن کی آواز ہے۔ آپ ﷺ نے معراج سے واپس آکر لوگوں کو اس واقعے سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بلال کامیاب ہوگئے۔ میں نے انہیں (جنت میں) ایسے ایسے (انداز میں) دیکھا ہے۔''

اسی معراج کے موقع پر ایک جگہ رسول اللہ ﷺ نے بڑی خوشگوار مہک محسوس کی۔ آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: ''جبریل! یہ کیسی خوشگوار مہک ہے؟''

جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کرنے والی خاتون اور اس کی اولاد کی خوشبو ہے۔ رسالت مآب ﷺ نے پوچھا: ''اس خاتون کا کیا قصہ ہے؟''

جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ ایک دن وہ فرعون کی بیٹی کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔ اچانک اس کے ہاتھ سے کنگھی گر پڑی تو وہ بے ساختہ بولی: بِسْمِ اللّٰہِ ''اللہ کے نام کے ساتھ۔'' فرعون کی بیٹی نے اس سے پوچھا: کیا مطلب؟ کیا تمھاری مراد میرے باپ کے نام سے ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: نہیں، بلکہ میرا اور تیرے باپ کا رب اللہ ہے۔ فرعون کی بیٹی نے یہ سن کر کہا: میں تمھاری یہ بات اپنے باپ (فرعون) کو بتاؤں گی۔ اس خاتون نے کہا: ٹھیک ہے (جاؤ بتادو)۔ چنانچہ اس نے یہ بات اپنے باپ سے کہہ دی۔

فرعون طیش میں آگیا۔ اُس نے فوراً اس خاتون کو اپنے دربار میں طلب کیا اور اس سے پوچھا: اے عورت! تیرا میرے سوا بھی کوئی رب ہے؟ اس خاتون نے انتہائی جرأت وشجاعت سے جواب دیا: ہاں، میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ یہ جواب سن کر فرعون نے تانبے کی ایک بڑی دیگ کو خوب تپانے کا حکم دیا۔ جب یہ دیگ خوب تپ گئی تو فرعون نے حکم دیا کہ اس خاتون کو اور اس کی اولاد کو اس میں ڈال دیا جائے۔ خاتون نے فرعون سے کہا: میری تجھ سے ایک درخواست ہے۔ فرعون نے پوچھا: کیا درخواست ہے؟ خاتون نے کہا: میں یہ پسند کرتی ہوں کہ تو میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں ایک ہی کپڑے میں جمع کر کے ہمیں یکجا دفن کر دینا۔ فرعون بولا: یہ تیرا ہم پر حق ہے، یہ ہم ضرور کر دیں گے۔ پھر فرعون کے حکم پر اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے کھولتی ہوئی دیگ میں ڈال دیا گیا۔ آخر میں اس کا ایک شیر خوار بچہ باقی رہ گیا، اس خاتون کو اس بچے سے بے حد پیار تھا۔ وہ اپنے اس بچے کی وجہ سے جھجک کر ذرا پیچھے ہٹی تو وہ بچہ بول اٹھا:

''اماں جان! بے خوف وخطر اس میں کود جائیے۔ بے شک دنیا کی سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں کہیں ہلکی ہے۔'' چنانچہ وہ خاتون اس سلگتی ہوئی دیگ میں بے خطر کود پڑی۔

سرور کائنات ﷺ نے اس وحشت ناک جہنم کا بھی مشاہدہ کیا جو اللہ رب العزت نے اپنے نافرمان، سرکش اور باغی بندوں کو عذاب دینے کے لیے تیار کر رکھا ہے۔

آپ نے وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ مردار کھا رہے ہیں۔ آپ نے جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا: ''جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟'' جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

یہ ان لوگوں کا انجام بیان ہوا ہے جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں، پیٹھ پیچھے ان کے عیوب و نقائص بیان کرتے ہیں، ان کی عزت و وقار کو مجروح کرتے ہیں اور انہیں ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سرور کائنات ﷺ نے جہنم میں ایک شخص کو دیکھا، وہ سرخ رنگ کا، نیلی آنکھوں والا، ٹھنگنا اور پراگندہ حال آدمی تھا۔ آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: ''جبریل! یہ کون شخص ہے؟'' جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ اللہ کے نبی صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل ہے۔

رسالت مآب ﷺ نے ان واعظوں اور خطیبوں کا عبرتناک انجام بھی دیکھا جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''معراج کی رات میں ایسے لوگوں پر سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا: یہ دنیا والوں میں سے آپ کی امت کے خطیب ہیں۔ یہ لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے، حالانکہ وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے تھے۔ کیا وہ عقل نہیں رکھتے تھے؟''

معراج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی داروغۂ جہنم سے بھی ملاقات ہوئی۔ اس کا نام مالک ہے۔ آپ ﷺ کو اس کا تعارف کراتے ہوئے بتایا گیا کہ یہ جہنم کا داروغہ مالک ہے، آپ اسے سلام کریں۔ آپ سلام کرنے کے لیے اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے پہل کرتے ہوئے خود آپ کو سلام کیا۔

اس فرشتے کی ہیبت اور رعب و دبدبے کا یہ عالم ہے کہ مضبوط سے مضبوط دل آدمی بھی اس کے آگے نہیں ٹھہر سکتا۔ وہ شفقت اور رحم کا نام تک نہیں جانتا۔

معراج کے موقع پر سرور کائنات ﷺ کو ایک ایسے بلند مقام پر بھی لے جایا گیا جہاں آپ کو قلموں کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یہ فرشتوں کے قلموں کی آوازیں تھیں جن سے وہ اللہ رب العزت کے فیصلے اور احکام وغیرہ لکھ رہے تھے۔ ان کے لکھنے کی حقیقی کیفیت اور نوعیت کیا تھی؟ اس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہیں۔

## تحفۂ معراج

معراج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو اللہ رب العزت کی طرف سے جو سب سے عظیم تحفہ ملا، وہ نماز ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے جس میں بندہ اپنے معبود حقیقی کے سامنے کمال عاجزی و انکسار کا مظاہرہ کرتا ہے، اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے اور تہ دل سے اس کی عظمت و جلالت کا اعتراف کرتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ کا قرب حاصل کر لیتا ہے اور اس کی رضا کا حقدار بن جاتا ہے۔ سرور کائنات ﷺ اب ساتویں آسمان پر تشریف فرما تھے۔ اس مقدس اور پاکیزہ ماحول میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کی امت پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں۔ آپ حسب عادت سمع و طاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے واپس روانہ ہوگئے۔ جب آپ چھٹے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ سے پوچھا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض عائد کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اس سے تخفیف کی درخواست کیجیے، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر آپ بار بار اللہ تعالیٰ کے دربار میں گئے؛ چنانچہ نمازوں میں تخفیف ہو کر صرف پانچ رہ گئی۔

اب کی بار موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے مزید تخفیف کرانے کا کہا تو آپ نے فرمایا: ''بے شک مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے۔ (آخر) کتنی بار میں اس کی طرف واپس جاؤں گا؟'' آپ نے فیصلہ کن انداز میں فرمایا: ''اب میں اپنے رب کے پاس واپس نہیں جاؤں گا بلکہ میں رضا اور تسلیم کا اظہار کرتا ہوں۔''

جب آپ وہاں سے آگے تشریف لے گئے تو آپ کو باری تعالیٰ کی طرف سے یہ صدا آئی: ''یقیناً میں نے اپنا فرض جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔ میں ایک نیکی کا دس گنا بدلہ دوں گا۔''

معراج کے موقع پر سرور کائنات ﷺ کو نماز کے علاوہ دو تحفے اور بھی عطا فرمائے گئے۔ یہ دونوں تحفے بھی انتہائی قیمتی اور رفیع الشان ہیں۔ ان میں سے ایک تحفہ سورۃ البقرہ کی آخری آیات ہیں اور دوسرا گرانقدر تحفہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گا، اس کے بڑے بڑے گناہ بھی بخش دیے جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ آسمانوں کی بے مثل سیر سے فارغ ہو کر واپس بیت المقدس تشریف لائے، وہاں سے پھر آپ براق پر سوار ہوئے اور رات کی تاریکی ہی میں مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے۔ راستے میں آپ کا گزر قریش کے ایک قافلے کے پاس سے ہوا۔ آپ نے انہیں سلام کیا۔ ان میں سے کچھ لوگ آپ کو جانتے تھے۔ انہیں آپ ﷺ کی آواز سن کر بڑی حیرت ہوئی۔ انہوں نے بڑے تعجب سے کہا: ارے! یہ تو محمد (ﷺ) کی آواز ہے۔ آخر کار آپ مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ مکہ کی فضا میں ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ لوگ نیند کے مزے لے رہے تھے۔ کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ تھی کہ آج رات کس قدر عظیم اور انقلاب انگیز واقعہ رونما ہوا ہے۔ اب صرف صبح ہونے کی دیر تھی۔

## واقعۂ معراج اور قریش مکہ

مکہ مکرمہ پہنچ کر سرور کائنات ﷺ کو یہ فکر لاحق ہوگئی کہ کیا آپ کی قوم اس واقعے کی سچائی تسلیم کر لے گی۔

یہ سوچ کر سرور کائنات ﷺ غمزدہ حالت میں بیت اللہ میں الگ تھلگ ہو کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اللہ کے دشمن ابوجہل کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ وہ آپ کے قریب بیٹھ گیا اور طنزیہ انداز میں بولا: کیا کوئی نئی بات پیش آگئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: ہاں۔ اس نے پوچھا: وہ کیا؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک مجھے رات کو سیر کرائی گئی ہے۔'' اس نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ نے فرمایا: ''بیت المقدس تک کی۔''

یہ سن کر ابوجہل نے بڑی حیرت سے پوچھا: پھر آپ نے ہمارے درمیان آ کر صبح کی ہے؟ آپ ﷺ نے نہایت اطمینان سے جواب دیا: ہاں۔ کہنے لگا: اگر میں آپ کی قوم کو بلاؤں تو کیا آپ وہ سب کچھ انہیں بتا دیں

گے جو آپ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

یہ سنتے ہی ابوجہل نے فوراً آواز لگائی: ارے بنو کعب بن لوی کی جماعت! یہ آواز سنتے ہی لوگ اپنی اپنی مجلسوں کو چھوڑ کر دوڑ پڑے۔ وہ رسول اللہ ﷺ اور ابوجہل کے پاس بیٹھ گئے۔ ابوجہل نے آپ ﷺ سے کہا: اپنی قوم کو وہ سب کچھ بتائیے جو آپ نے مجھے بتایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بتایا کہ مجھے رات سیر کرائی گئی ہے۔ انہوں نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ نے فرمایا: بیت المقدس تک کی۔ انہوں نے بھی حیران ہوکر پوچھا: پھر آپ نے صبح بھی ہمارے درمیان کی؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ سنتے ہی کچھ لوگ تالیاں بجانے لگے اور کچھ لوگوں نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیے۔ انہوں نے آپ کی بات کو (نعوذ باللہ) جھوٹ سمجھا، تعجب کے مارے انگشت بدنداں رہ گئے۔ انہیں آپ ﷺ کا امتحان لینے کی سوجھی۔ وہ کہنے لگے: کیا آپ ہمارے سامنے مسجد اقصیٰ کی صفات بیان کر سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے اس کی صفات بتانا شروع کیں چنانچہ مسجد کو میرے سامنے لایا گیا۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کے علاوہ انہیں ان کے قافلے کی بھی خبر دی۔ آپ نے یہ قافلہ بیت المقدس سے مکہ مکرمہ واپس تشریف لاتے ہوئے راستے میں دیکھا تھا۔ آپ نے گزرتے گزرتے قافلے والوں کو سلام بھی کیا تو ان میں سے کچھ لوگ بول اُٹھے: یہ تو محمد (ﷺ) کی آواز ہے۔ آپ نے قریش کے لوگوں کو بتایا کہ میں نے تمھارے قافلے کو فلاں فلاں مقام پر دیکھا۔ ان کا ایک اونٹ گم ہوگیا تھا جسے فلاں شخص ڈھونڈ لایا اور قافلے والوں کے حوالے کر دیا۔ اب وہ اتنے فاصلے پر ہیں۔ وہ فلاں جگہ پڑاؤ ڈالیں گے، پھر فلاں جگہ ٹھہریں گے اور تمھارے پاس وہ فلاں فلاں دن پہنچیں گے۔ ان کے قافلے کے آگے ایک گندمی رنگ کا اونٹ ہے۔ اس پر سیاہ ٹاٹ پڑا ہوا ہے اور دو سیاہ بوریاں بھی لدی ہوئی ہیں۔ اب کفار قریش شدت سے اس دن کا انتظار کرنے لگے جو آپ نے قافلے کے واپس آنے کا بتایا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی صداقت کی بہت سی نشانیاں پہلے بھی دیکھ چکے تھے۔ انہیں آپ کی سچائی کا پورا یقین تھا۔ پھر بھی ان کے کفر و عناد کا یہ عالم تھا کہ وہ آپ کی تاک میں لگے رہتے تھے۔ اب اس موقع پر ان کا خیال تھا کہ شاید اب کی بار کوئی ذرا سی بھی قابلِ اعتراض بات ہاتھ آجائے تو ہم آپ ﷺ کے خلاف خوب شور برپا کریں گے اور ہمیں لوگوں کو ورغلانے کا بہانہ مل جائے گا۔ جب اس قافلے کے واپس آپہنچنے کا وہ دن آیا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا تو لوگ دوپہر کے وقت ہی اس قافلے کی راہ تکنے لگے حتی کہ وہ قافلہ آگیا۔ اس کے آگے آگے وہی اونٹ تھا جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا کہ وہ گندمی رنگ کا اونٹ ہے۔

یہ منظر دیکھ کر اہلِ ایمان کے چہرے کھل اٹھے اور ان کے ایمان میں پہلے سے بھی زیادہ اضافہ ہوگیا۔ اس کے برعکس مشرکین ہکا بکا ہوگئے اور اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

افسوس صد افسوس! یہ سارے حقائق پوچھنے، سننے اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے باوجود بھی انہوں نے آپ کے اسراء کو تسلیم نہیں کیا اور وہ آپ پر ایمان نہیں لائے۔ یہ ان کی بدبختی کی انتہا تھی۔

## واقعۂ معراج اور ابوبکر صدیقؓ

اس موقع پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان سورج کی طرح جگمگا کر سامنے آیا۔ لوگ بھاگم بھاگ ان کے پاس گئے اور کہنے لگے: اب آپ کی اپنے ساتھی محمد (ﷺ) کے بارے میں کیا رائے ہے؟ وہ تو کہتے ہیں کہ انہیں راتوں رات بیت المقدس تک کی سیر کرا دی گئی ہے۔ یہ سنتے ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے دریافت فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ ہی نے یہ بات فرمائی ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلاتأمل اعلان کیا: اگر انہوں نے یہ بات کہی ہے تو یقیناً انہوں نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ اصل ایمان کی حقیقی تعبیر ہیں اور آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ لوگ ان کا یہ ایمان افروز حتمی جواب سن کر بڑے حیران ہوئے۔ وہ کہنے لگے: کیا آپ ان کی اس (ماورائے عقل) بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ راتوں رات بیت المقدس تک جا پہنچے اور صبح ہونے سے پہلے پہلے واپس بھی آگئے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بے دریغ فرمایا: ہاں، میں تو ان کی اس سے بھی بڑی بات کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں تو اس بات کی بھی تصدیق کرتا ہوں کہ آپ کے پاس آسمان سے صبح شام وحی آتی ہے۔ اسی فوری اور بے تأمل تصدیق کی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھ دیا گیا۔

معراج کے موقع پر جب سرور کائنات ﷺ کو بارگاہِ الٰہی سے پانچ نمازوں کا نہایت بابرکت اور رفیع الشان تحفہ ملا تو اب ان نمازوں کے اوقات مقرر کرنے کی ضرورت تھی کہ یہ کس کس وقت ادا کی جائیں گی۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے اللہ رب العزت نے فرشتوں کے سردار سیدنا جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ نماز کے اوقات کی تعلیم دیں۔ جبریل علیہ السلام اسی دن زوال کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کو زبانی طور پر آگاہ کرنے کے بجائے عملی طور پر مسلسل دو دن تک پانچوں نمازوں کی ان کے ابتدائی اور انتہائی اوقات میں امامت کرائی۔ اس سلسلے میں خود رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کرائی۔''

اسراء و معراج انتہائی عظیم الشان واقعہ تھا۔ اس موقع پر سرور کائنات ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بہت رفیع و وقیع مناظر اور بڑی روشن نشانیاں دیکھیں۔ اس واقعے میں بہت سے علوم، راز، لطافتیں، اسباق اور نصیحت آموز باتیں موجود ہیں۔

اسراء و معراج کا یہ تاریخی واقعہ ہجرتِ مدینہ کا پیش خیمہ بن گیا۔ اس واقعے میں مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کے لیے یہ بشارت تھی کہ اب رنج و غم اور درد و درماندگی کے دن دور ہونے والے ہیں۔ ظلم و ستم کی اندھیری رات ڈوبنے والی ہے اور امن و آشتی کی سحر طلوع ہونے والی ہے۔ روئے زمین پر مومنوں کی سطوت و شوکت کا ڈنکا بجنے والا ہے۔

☼☼☼☼☼

## خطبہ جمعۃ المبارک

30 مئی 2014ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد مدرسہ رحیمیہ اللہ اکبر اہلحدیث اقراء سٹی چنوکی میں واعظ خوش الحان حضرت مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

طالب دعا:۔ قاری عبدالباقی اعوان مدیر مدرسہ ہذا

0301-4100799

# پاکستان اور سعودی عرب کے خلاف منظم سازش کا انکشاف

تحریر
جناب مولانا
حافظ مقصود احمد

میڈیا کو یہ اجازت بھی نہیں ہونی چاہیے کہ وہ ملکی حساس معاملات اور معاہدوں کو زیر بحث لائے اور مفروضوں پر مبنی گفتگو کے ذریعے ملکی مفادات کو سبوتاژ کرے۔ جیسا کہ حال ہی میں پاکستان کے دوست اور محسن ملک سعودی عرب نے ڈیڑھ ارب ڈالر کی مدد کی تو میڈیا نے آسمان سر پر اٹھا لیا اور اس مدد پر ایسے ایسے تبصرے کیے جن سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ میڈیا کی زبان اپنی نہیں، بلکہ کسی اور کی ترجمانی کی جا رہی ہے۔ اکثر ناظرین کا خیال یہ تھا کہ میڈیا بکاؤ مال کے طور پر کچھ عرصہ پہلے امریکہ و ایران کے مابین طے پانے والے معاہدے کی وکالت کر رہا ہے، جس کا مقصد خلیج میں ایران کو تھانیدار کا منصب سونپنا اور سعودی عرب کو تنہا کرنا ہے۔ سعودی عرب کو عالم اسلام کی قیادت کا شرف حاصل ہے۔ سعودی عرب کا عدالتی نظام، تعلیمی نصاب، امن وامان، پورے ملک میں بیک وقت اذان اور نماز کا نظام، دعوت وارشاد کا منظم کام، وزارت مذہبی امور کی نگرانی میں اشاعت قرآن اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم، مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم رابطہ عالم اسلامی اور اسلامی کانفرنس کی سرپرستی، دنیا بھر کے مسلمانوں خصوصا مسلم اقلیت کا تعاون اور سب سے بڑھ کر حرمین شریفین کی تولیت اور حج وعمرہ کیلئے حرمین شریفین میں حاضری دینے والے ضیوف الرحمٰن کی خدمت، یہ سعودی عرب کے اعزازات ہیں۔ سعودی عرب کی موجودگی حقیقت میں اسلام اور مسلمانوں کی بقاء کی ضامن ہے۔ جب تک مرکز ہدایت خانہ کعبہ موجود ہے تب تک یہود و نصاری اور دشمنان اسلام مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کو نہیں نکال سکتے۔ امریکہ اور ایران اپنے حواریوں سے مل کر سعودی عرب کے تشخص کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں، اسی غرض سے خلیج تعاون کونسل میں پھوٹ ڈالی گئی۔ سعودی عرب، کویت اور قطر کے مابین اختلافات کے بیج بوئے گئے۔ امت مسلمہ کو اس حقیقت کا ادراک ہونا چاہیے کہ سعودی عرب لیبیا، مصر اور شام کی طرح نہیں، بلکہ یہ امت مسلمہ کا دل ہے، اسلام کا مرکز اور ایمان کا گہوارہ ہے۔ سعودی عرب کی سرزمین کو اللہ تعالی نے غیر مسلموں کے تسلط سے ہمیشہ محفوظ رکھا ہے اور آئندہ بھی ان شاء اللہ محفوظ رہے گی۔ اس سے پہلے بھی سعودی عرب پر آزمائش آئی، 1988ء میں حج کے موقع پر سعودی عرب میں مظاہرے کئے گئے اور حج کے نظام کو درہم برہم کرنے کی سازش کی گئی۔ مکۃ المکرمہ شہر میں بم بلاسٹ کیا گیا، لیکن اللہ تعالی نے سعودی حکومت کی مدد کی اور دشمن اپنے عزائم میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے بعد 1990ء میں صدام نے کویت پر قبضہ کر لیا اور سعودی عرب کو بھی دھمکی دی، بالآخر صدام اپنے انجام کو پہنچا، سعودی عرب کی کوششوں سے اللہ تعالی نے کویت کو آزادی عطا کی۔

حالیہ آزمائش میں بھی سعودی عرب سرخرو ہو گا۔ لیکن میڈیا پر پروپیگنڈہ کرنے والوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سعودی عرب آج نہیں بلکہ قیام پاکستان سے پاکستان کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ F-16 طیاروں کی خریداری، ایٹمی صلاحیت کا حصول، ایٹمی دھماکوں کے بعد کئی سال تک تیل کی مفت فراہمی، 2005ء کا زلزلہ یا وقتاً فوقتاً آنے والے سیلاب، ہر مشکل وقت میں سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر سعودی عرب نے پاکستان سے تعاون کیا ہے۔ حالیہ ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد بھی انہی برادرانہ تعلقات کی بنیاد پر دی گئی ہے۔ تاکہ بحرانوں میں گھرے ہوئے پاکستان کی اقتصادی حالت کو سہارا مل سکے دوسری طرف میڈیا شور مچا رہا ہے کہ اس تعاون کا مقصد کیا ہے۔ کہیں سعودی عرب ہم سے فوج تو نہیں مانگ رہا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ پاکستان آرمی کے سابق چیف جنرل اسلم بیگ نے یہاں تک بے تکا بیان داغ دیا کہ یہ فوج ایران کے خلاف استعمال ہوگی۔ کیا جنرل اسلم بیگ کو یہ یاد نہیں کہ جب وہ خود وائس چیف آف آرمی سٹاف تھے تو اس وقت بھی پاکستان کی ایک لاکھ سے زائد فوج سعودی عرب میں تعینات تھی۔ جنرل اسلم بیگ نے اس وقت ایسی بات کیوں نہ کی؟ حالانکہ اس وقت تو عراق ایران جنگ بھی جاری تھی، درحقیقت یہ بیانات مفاد پرستی پر مبنی ہیں۔ بیرونی قوتیں چند با اثر افراد کے ضمیر کو خرید لیتی ہیں اور پھر ان سے ایسے بیانات دلواتی ہیں۔ جنرل اسلم بیگ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ایران کبھی بھی پاکستان کا مخلص نہیں رہا۔ بلکہ اپنے مضامین میں پاکستان کے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے جنرل صاحب نے خود ایران کی پاکستان دشمنی کا ذکر بھی کیا ہے، شاید ان کو اپنی سابقہ تحریریں یاد ہوں۔ پاکستان کے سابق وزیر داخلہ جنرل نصیراللہ بابر نے ایک مرتبہ کھل کر یہ بیان دیا تھا کہ ایران پاکستان کا دوست نہیں بلکہ بدخواہ ملک ہے۔ اگر بیگ صاحب یہ ساری باتیں بھول گئے ہیں تو ہم آج کے نوائے وقت کے آخری صفحہ پر شائع ہونے والی تین کالمی خبر انکے سامنے پیش کیے دیتے ہیں، جنرل صاحب جو پاکستانی فوج کے سربراہ رہے ہیں اور آج بھی بیش بہا مفادات حاصل کر رہے ہیں اس خبر پر کیا تبصرہ فرمائیں گے؟

''پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کیلئے بھارت، اسرائیل، افغانستان اور ایران نے خفیہ منصوبہ تیار کرلیا۔'' (سفارتی ذرائع کا دعوی)

اس خبر کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ (کابل۔ نئی دھلی۔ آئی این پی) پاکستان کی عالمی سطح پر بدنامی کیلئے ایٹمی پروگرام کو نقصان پہنچانے، پاکستان کے عالمی سطح بالخصوص خلیج میں کردار کو روکنے کیلئے بھارت، ایران، افغانستان اور اسرائیل ایک ہو گئے۔ طے شدہ منصوبے کے تحت بھارت ایران اور افغانستان کے پاکستان پر دہشت گردی کے الزامات، ذمہ دار سفارتی ذرائع نے چاروں ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کے پاکستان کیخلاف گٹھ جوڑ کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ گذشتہ ماہ نئی دہلی میں بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کے ہیڈ کوارٹر میں افغان خفیہ ایجنسی ''خاد''

ایرانی خفیہ ایجنسی ''ویواک'' اور اسرائیلی خفیہ ایجنسی ''موساد'' کے اعلیٰ حکام کا خفیہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کیلئے منصوبہ تیار کیا گیا۔ سفارتی ذرائع کا دعوی ہے کہ امریکی خفیہ ایجنسی ''سی آئی اے'' کی بھی ان کو مکمل حمایت حاصل ہے۔ ذرائع کے مطابق منصوبہ کے تحت پاکستان کو دنیا میں دہشت گردی کا مرکز قرار دے کر مقامی اور عالمی میڈیا میں پاکستان کے خلاف بھرپور پراپیگنڈہ مہم چلائی جائے۔ ایران، بھارت اورافغانستان مسلسل پاکستان کے خلاف اپنے ہاں ہونے والے واقعات کا ذمہ دار پاکستان کو قرار دیں گے، تاکہ ان ممالک کے عوام میں پاکستان مخالف جذبات کو ہوا دی جا سکے۔ ذرائع کا دعوی ہے کہ ایران اور افغانستان کی طرف سے پاکستان پر مسلسل الزام تراشی اسی منصوبے کا حصہ ہے، اور منصوبے کے تحت حکومتی ایماء پر دونوں ممالک میں پاکستان کے خلاف دہشت گردی کو فروغ دینے کی بھرپور پراپیگنڈہ مہم سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ پاکستان ایک دہشت گرد اور غیر ذمہ دار ملک ہے، اس کے پاس ایٹمی صلاحیت نہیں ہونی چاہیے۔ ذرائع کے مطابق پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے کیلئے ''سی آئی اے'' بھی ان چاروں ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کا ساتھ دے رہی ہے، ذرائع کے مطابق خلیج کی تبدیل ہوتی ہوئے صورتحال اور پاکستان کے اس میں کردار کو روکنے کیلئے ایرانی حکومت خاص طور پر سرگرم ہے تاکہ وہ امریکہ سے اپنے خفیہ معاہدے کے تحت خلیج میں امریکی اور ایرانی مفادات کو آگے بڑھا سکے، جن کی راہ میں پاکستان سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ ذرائع کا دعوی ہے کہ آنے والے دنوں میں پاکستان کے خلاف سنگین الزامات پر مبنی پراپیگنڈہ مہم میں تیزی آئے گی، خاص طور پر ایران اور افغانستان اس میں پیش پیش ہوں گے۔ (روزنامہ نوائے وقت 12 اپریل 2014ء)

سعودی عرب کی امداد پر پراپیگنڈہ کرنے والے اور میڈیا مہم چلانے والے حقیقت میں ایران کی زبان بول رہے ہیں۔ سعودی امداد کی سب سے زیادہ تکلیف امریکہ اور ایران کو ہے۔ پاکستان کے سفارتی ذرائع کی طرف سے یہ خبر نشر ہونے کے بعد ایران کی پاکستان دشمنی میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے کہ وہ پاکستان کو بدنام کرنے میں انڈیا اور اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہے۔ بلکہ پاکستان پر الزام عائد کرنے میں انڈیا اور اسرائیل کا آلۂ کار بنا ہوا ہے۔ حال ہی میں پاک ایران سرحد پر ایرانی گارڈز کے اغواء کا ڈرامہ رچا کر ایران پاکستان کو بدنام کر رہا ہے۔ وہ پلاننگ جو چاروں دشمن ممالک کی انٹیلی جنس نے نیو دہلی میں گزشتہ ماہ کی ہے اس پر ایران نے عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔ پاکستان کو بدنام کرنے کیلئے پورے ایران میں پاکستان کے خلاف مظاہرے کروائے جا رہے ہیں۔ روزنامہ نوائے وقت کے صفحہ اول پر نشر ہونے والی خبر ملاحظہ فرمائیں:

''سینکڑوں افراد کا پاکستانی قونصل خانے کے باہر مظاہرہ، مغوی گارڈز کی بازیابی کا مطالبہ'' (تہران آئی این پی) ایرانی حکومت کے ایماء پر مشہد میں پاکستان مخالف مظاہروں کا سلسلہ جاری۔ گزشتہ روز بھی سینکڑوں ایرانیوں نے پاکستانی قونصل خانے کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ پاکستان مغوی ایرانی محافظوں کی بازیابی کیلئے کوئی سنجیدہ اقدام نہیں اٹھا رہا۔ ایرانی خبر رساں ادارے کے مطابق سینکڑوں افراد پاکستانی قونصل خانے کے باہر جمع ہوئے جنہوں نے مبینہ طور پر کالعدم جیش العدل کے ہاتھوں اغواء کئے گئے 5 ایرانی سرحدی محافظوں کی تصاویر اور بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر ان کی جلد رہائی کیلئے پاکستان سے تیز اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ پاکستان مغویوں کی بازیابی کیلئے اغواء کار گروپ کے خلاف کوئی اقدامات نہیں اٹھا رہا۔ مظاہرین نے ایرانی حکام سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ مغویوں کے معاملے پر جوش و جذبے سے کام لے اور ان کی جلد بازیابی یقینی بنائے۔ (روزنامہ نوائے وقت 12 اپریل 2014ء)۔

ایران کی حمایت میں بیان دینے والے جنرل اسلم بیگ (ر) اور ایران کی ترجمانی کرتے ہوئے سعودی عرب کی امداد پر تنقید کرنے والے ان بیانات پر کیا تبصرہ کریں گے؟ کیا وہ ایران کی پاکستان دشمنی اور اسرائیل، انڈیا کے ساتھ مل کر پراپیگنڈہ مہم کو بھی خطرے کی گھنٹی نہیں سمجھیں گے۔ ایران، اسرائیل اور انڈیا اس مذموم مہم کے ذریعے پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنا چاہتے ہیں کہ جب بین الاقوامی رائے عامہ پاکستان کے خلاف ہوگی تو بڑی طاقتیں عراق اور افغانستان کی طرح پاکستان کے خلاف بھی کارروائی کریں گی اور اس کی ایٹمی قوت کو سلب کر لیں گی۔

ایک طرف ایران کا یہ چہرہ جو اصل دشمن بن کر سامنے آچکا ہے اور دوسری طرف سعودی عرب کے پاکستان کے ساتھ دیرینہ، مخلصانہ، دوستانہ اور برادرانہ تعلقات ہیں، جس نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا، کیا اب بھی میڈیا اور سیاسی تجزیہ نگار ایران کی حمایت میں سعودی عرب کی امداد کو شک کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔ انڈیا، افغانستان اور ایران سرحدی اعتبار سے تین اطراف سے پاکستان کو گھیرے ہوئے ہیں، انہیں امریکہ اور اسرائیل کی پشت پناہی حاصل ہے۔ ان حالات میں اگر پاکستان سعودی عرب جیسے اپنے مخلص دوستوں کو بھی کھو دیتا ہے تو مشکل وقت میں اور کونسا ملک ہے جو اس کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ پاکستان کی تمام محب وطن جماعتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اختلافات بھلا کر ملک کو درپیش چیلنجز کا سامنا کرنے کیلئے حکمت عملی اپنائیں، دوست اور دشمن میں تمیز کریں۔ ملک کو بچانے کیلئے اسرائیل، ایران، انڈیا اور افغانستان کے گٹھ جوڑ کا مقابلہ کرنے کیلئے حکومت اور افواج پاکستان کا بھرپور ساتھ دیں۔ موجودہ حکومت سے امید ہے کہ وہ پاکستان کی ایٹمی قوت کا دفاع کرنے اور دشمنوں کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے مؤثر پالیسی اپنائے گی۔ یقیناً افواج پاکستان اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہے اور پاکستان کی دشمن خفیہ ایجنسیوں کے منصوبوں کو ناکام بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ پوری قوم کو اپنی افواج پر اعتماد ہے، ان شاء اللہ پاکستان رہے گا اور اس کی ایٹمی قوت و طاقت کو دشمن کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

☆☆☆☆☆

# کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اور اس کا شرعی حکم

تحریر
جناب الشیخ فہد بن عبدالرحمٰن الشویب
مترجم
جناب عبدالعظیم جواد

اس مختصر مضمون میں نمازیوں کا کرسی پر نماز پڑھنا، خصوصاً باجماعت نماز کے احکام پر بحث کی گئی ہے۔ اس کی غرض و غایت نمازیوں کو نماز کی اصلاح اور اس کے منافی امور سے اجتناب کی رغبت دلانا ہے۔ نماز دین کا ستون ہے اور شہادتین کے بعد اہم ترین رکن ہے۔ تمام اعمال کی اصلاح کا دارومدار اور انحصار نماز کی درستی پر ہے، اگر نماز درست ہوگی تو باقی تمام اعمال بھی صحیح ہوں گے، اگر نماز ہی درست نہ ہوگی تو باقی اعمال بھی خراب ہو جائیں گے۔ اس لیے نماز کو اس کے تمام ارکان اور کمال حسن کے ساتھ ادا کرنا بہت اہم ہے اور اس کی اہمیت و فضیلت کو بیان کرنا عین دین ہے۔ آج کل نمازیوں کی کثیر تعداد کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرتی ہے اور کوئی مسجد بھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں۔ ان میں سے بعض لوگ غیر شعوری طور پر غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ بسا اوقات نمازی آدمی رکوع و سجود تو نہیں کرسکتا مگر قیام کی استطاعت رکھتا ہوتا ہے لیکن وہ استطاعت کے باوجود کھڑا نہیں ہوتا جب کہ قیام نماز کا رکن ہے۔ ذیل میں ہم انہی کوتاہیوں اور حالات کو بالتفصیل بیان کریں گے۔

## پہلی صورت

جو لوگ قیام، رکوع اور سجود کی استطاعت کسی مرض، موٹاپے یا کسی اور عذر کی وجہ سے نہیں رکھتے، وہ کرسی پر ہر اُس کیفیت میں نماز ادا کریں جو ان کے لئے ممکن و آسان ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فاتقوا الله ما استطعتم﴾

''حسبِ استطاعت اللہ سے ڈرتے رہو۔''

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لا يكلف الله نفسا الا وسعها﴾

''اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''

☆ افضل عمل یہ ہے کہ کرسی پر نماز پڑھنے والے بالکل امام کے پیچھے کھڑے نہ ہوں تا کہ اگر بہ وقتِ ضرورت امام کی نیابت میں امامت کروانا پڑے تو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اور کرسی پر بیٹھنے والا شخص دروس و محاضرات کے موقع پر امام و سامعین کے درمیان حائل بھی نہ ہو۔

☆ بہتر یہ ہے کہ ہمیشہ چھوٹی کرسی ہی استعمال کی جائے جو صرف ضرورت کو پورا کرے اور صف بندی میں بھی سہولت رہے۔

## دوسری صورت

جو شخص قیام اور رکوع تو کرسکتا ہو مگر سجدے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ معمول کے مطابق نماز ادا کرے مگر سجدے کے وقت کرسی پر بیٹھ جائے اور بہ قدر استطاعت جھک کر سجدہ کرے۔

## تیسری صورت

اگر کوئی شخص قیام کی استطاعت تو رکھتا ہو مگر رکوع و سجود کی ہمت نہ پاتا ہو تو وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے لیکن رکوع و سجود کے وقت کرسی پر بیٹھ جائے اور سجدوں میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکاؤ ہو۔

## چوتھی صورت

جو بندہ رکوع و سجود کا تو متحمل ہو مگر قیام میں اسے مشکل پیش آتی ہو تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے، رکوع کرسی کے بغیر کرے اور سجدہ زمین پر کرے۔ اُسے چاہئے کہ حسب ضرورت ہی رخصت سے فائدہ اٹھائے اور بغیر عذر کے رخصت پر عمل نہ کرے۔ رخصت کو ضرورت تک محدود رکھے اور بلاوجہ رخصتوں پر عمل نہ کرے۔

## پانچویں صورت

اگر کوئی شخص قیام اور رکوع میں تو دِقت محسوس کرے مگر سجدہ بہ آسانی بجا لا سکتا ہو، وہ تمام نماز کرسی پر بیٹھ کر ادا کرے مگر سجدہ زمین پر کرے۔

یاد رہے کہ یہ تمام احکام فرض نماز کے متعلق ہیں، نفل نماز کے متعلق وسعت رکھی گئی ہے کہ بندہ جیسے آسانی محسوس کرے نماز ادا کر لے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے نفل نماز سواری پر بھی ادا کی ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

((من صلى قاعدا فله نصف اجر القائم))

''بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بہ نسبت آدھا اجر ہے۔''

یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کو کوئی عذر لاحق نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی معذور آدمی بیٹھ کر نماز ادا کرے گا تو وہ مکمل اجر کا مستحق ہوگا۔ (واللہ اعلم)

## چھٹی صورت

اگر کوئی شخص قیام، رکوع اور سجود کی ادائیگی تو کرسکتا ہے مگر دیگر نمازیوں کی طرح تشہد میں نہیں بیٹھ سکتا تو وہ تشہد کے وقت کرسی پر بیٹھ جائے۔

## ساتویں صورت

اصل طریقہ تو یہی ہے کہ معذور اور مریض لوگ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کریں مگر کرسی پر بھی نماز جائز ہے۔

## نماز میں کرسی کہاں رکھی جائے؟

① اگر کرسی درمیان صف میں ہے تو اس کے پچھلے پائے صف کے برابر رکھے جائیں اور خود بندہ صف سے متقدم ہوتا کہ پچھلے نمازیوں کو صف بندی میں دشواری نہ ہو۔

② اگر کرسی صف کے آخر میں ہے جہاں پیچھے مزید کوئی صف نہ ہو تو اگلے پائے صف کے برابر رکھے جائیں اور نمازی صف میں ہی کھڑا ہو، صف سے متقدم نہ ہو۔

③ جو شخص کرسی پر نماز ادا کرے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ رکوع و سجود کے وقت تو کرسی کو ہٹا دے اور قیام کی حالت میں پھر اس کو واپس اسی جگہ پر رکھ دے یا اس کے برعکس کرے۔ یہ ایک زائد عمل ہے جس کی کوئی ضرورت نہیں۔ نیز کرسی پر بیٹھتے وقت اس کا اچھی طرح جائزہ لینا چاہئے کہ آیا وہ بیٹھنے کے قابل بھی ہے، یا نہیں۔ کیوں کہ ایک محدود مدت کے بعد اشیاء ناکارہ ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات جسیم آدمی کے بیٹھنے سے اس کے پائے ٹوٹ جاتے ہیں جس کی وجہ سے خود اس آدمی کو اور اس کے اردگرد کے نمازیوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

بعض مخیّر حضرات بہ نیت ثواب افادۂ عام کے لئے مسجد میں کرسیاں رکھوا دیتے ہیں تو کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو اپنے لئے خاص کرے

بلکہ جب مسجد میں آئے تو جو کرسی اضافی یا خالی ہو اس پر نماز ادا کرے۔ ایسے ہی اگر کسی شخص نے خاص اپنے لئے کوئی کرسی خرید کر رکھی ہے تو کسی دوسرے شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ صاحب کرسی کی اجازت کے بغیر اُسے استعمال کرے۔ (واللہ اعلم)

## کرسی پر نماز پڑھنے کے متعلق قابل توجہ اُمور

یہ بات ذہن نشین رہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے خشوع وخضوع میں کمی واقع ہوتی ہے کیوں کہ اس حالت میں نمازی ارکانِ صلوٰۃ کو ان کی مشروع کیفیت میں ادا نہیں کر رہا ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس رخصت سے صرف بہ وقت ضرورت ہی فائدہ اُٹھایا جائے، دِل لگی اور حضورِ قلب کے ساتھ نماز کی طرف متوجہ رہا جائے اور غفلت کو حتی المقدور قریب نہ پھٹکنے دیا جائے۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے اکثر لوگ مریض ہوتے ہیں، ہم اپنے لئے اور ان کیلئے اللہ سے عافیت اور دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا بہت جلد مسجد میں آنا مناسب نہیں خصوصاً جمعہ کے دن۔ کیوں کہ میں نے اکثر مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے اکثر لوگ دوران خطبہ نیند میں خراٹے لے رہے ہوتے ہیں۔ مجھے بعض قابل اعتماد لوگوں نے ایسے واقعات بیان کیے ہیں کہ ایک آدمی جمعہ کے دن بہت پہلے مسجد میں آیا اور سوگیا۔ جب مسجد کے کسی ذمہ دار نے اُسے بتایا کہ نماز ختم ہو چکی ہے اور تمام لوگ مسجد سے جا چکے ہیں تو وہ صاحب فرمانے لگے: میں تو جماعت کا انتظار کر رہا ہوں۔ انہیں بتایا گیا کہ جماعت تو بہت پہلے ہو چکی ہے اور ان کی نماز جمعہ فوت ہوگئی ہے۔

☆ بعض لوگ جب کسی ایسے کھڑے شخص کو نماز پڑھتے دیکھتے ہیں جس کے پیچھے کرسی موجود ہو تو وہ کرسی کو بے مقصد خیال کرتے ہوئے وہاں سے ہٹا کر کسی دوسری جگہ رکھ دیتے ہیں۔ تو نمازی آدمی جب رکوع وسجود کے وقت اس گمان کے ساتھ کہ کرسی پیچھے موجود ہے، بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ زمین پر گر جاتا ہے اور گرنے کی وجہ سے بعض اوقات اس کا مرض بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح ایک تو وہ اپنی نماز توڑ دیتا ہے اور دوسرا وہ ناراض ہو کر کرسی ہٹانے والے شخص کو برا بھلا بھی کہتا ہے۔

**مسئلہ:** اکثر مشاہدے میں آیا ہے کہ بعض لوگ سجدہ کرنے کے لئے میز نما چیز کرسی کے آگے رکھ لیتے ہیں، یہ عمل صحیح نہیں، سراسر تکلیف ہے جس کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا۔ جب کہ نماز میں آدمی سے بغیر کسی تکلف کے حسبِ استطاعت اور حسبِ توفیق تقویٰ مطلوب ہے، تقویٰ کا حصول ہی نماز کی اصل ہے اور یہی اکثر علماء کا موقف ہے۔

**مسئلہ:** ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ہمارے بعض بھائی سجدے کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو ہوا میں بچھا دیتے ہیں اور پھر ان کے برابر سجدہ کرتے ہیں، یہ درست عمل نہیں اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی صحیح دلیل موجود ہے، یہ سراسر تکلف ہے، صحیح مسئلہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہے۔ (واللہ اعلم)

❀❀❀❀❀

## منزل کی تمنا ہے تو کر جُہدِ مسلسل ..... خیرات میں جُبہ و دستار نہیں ملت

### سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا محمد نعیم بٹ وزیرآباد میں

29 اپریل 2014ء بروز منگل فہم دین سوسائٹی وزیرآباد کے زیراہتمام ''آؤ دین سیکھیں'' پروگرام گل میرج ہال سیالکوٹ روڈ وزیرآباد میں زیرصدارت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب منعقد ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ حامد الرحمٰن نے انجام دیئے۔

**سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا محمد نعیم بٹ** خصوصی خطاب کے لئے جب گل میرج ہال وزیرآباد پہنچے تو پرجوش کارکنان اور احباب جماعت نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ نے ''عبادت کی پہچان'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عبادت وہی قابل قبول اور اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے جو صرف اللہ کی ہو اور خالصتاً اللہ کے لئے ہو۔ عبادت کا مقصود ومطلوب صرف اور صرف رضائے الٰہی ہو۔ انہوں نے کہا کہ اخلاص اور نبی مکرم تاجدار ختم نبوت رحمت للعالمین ﷺ کی اتباع واطاعت ہی عبادت کے قبول ہونے کی بنیاد ہیں۔ عبادت کی پہچان کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ دعا مانگنا عبادت ہے، غیراللہ سے دُعا کرنا شرک ہے۔ اللہ کا خوف رکھنا عبادت اور غیراللہ کا خوف شرک، ذبح کرنا عبادت اور غیراللہ کے لئے ذبح کرنا شرک، منت ماننا عبادت جبکہ غیراللہ کے نام کی نذر ماننا شرک ہے۔ انہوں نے کارکنان کو جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ بہار جماعت کے ساتھ ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی اساس وبنیاد قرآن اور حدیث ہے اور اس کا ماٹو ہی کتاب وسنت کا نفاذ ہے۔ انہوں نے نہایت دلنشیں اور مؤثر پیرائے میں شرکاء مجلس سے تنظیمی پختگی، جہد مسلسل، اطاعت امیر، باہمی محبت اور دنیا و آخرت کی کامیابی پر توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر انہوں نے بڑے جوش اور ولولے سے یہ شعر پڑھا:

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل
خیرات میں جبہ و دستار نہیں ملتے

انہوں نے مزید کہا کہ ملکی استحکام اور مسائل کا حل صرف اسلام کے نفاذ میں ہے۔

مولانا سید عبدالستار شاہ امیر تحصیل وزیرآباد، قاری محمد اشرف کھرل ناظم تحصیل وزیرآباد، نعمت اللہ ظفر معاون صدر A.Y.F پاکستان، حافظ خلیل احمد بٹ ناظم تبلیغ وزیرآباد، حافظ محمد آصف ناظم نشرواشاعت وزیرآباد، ناصر شاکر صدر A.Y.F وزیرآباد، مولانا محمد عباس خلیق، عبدالرشید سیال ودیگر معزز علمائے کرام نے شرکت کی۔

## مرکزی وفد کی بلتستان روانگی

قائد وفد علامہ پروفیسر سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

اراکین وفد: ☆ حضرت مولانا محمد نعیم بٹ صاحب سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، ☆ حضرت مولانا پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب، ☆ حضرت مولانا الحاج میاں محمود عباس صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب، ☆ حضرت مولانا حافظ محمد یونس آزاد صاحب نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان۔

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
منعقدہ 11 مئی 2014ء مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور کی

# قراردادیں

## پاک بھارت تعلقات

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس بھارت کی جانب سے مقبوضہ ریاست جموں وکشمیر پر جبری قبضہ برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنے، بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو تنہا کرنے، اسے اس کی ایٹمی اور دفاعی صلاحیت سے محروم کرنے کے حوالے سے سازشوں نیز ہندوستان کے اندر عسکری، سیاسی اور میڈیا کی سطح پر پاکستان دشمن ماحول تیار کرنے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ بھارت کی جانب سے پاکستان کو پانی سے محروم کرنے کے لیے چھوٹے بڑے ڈیموں کی تعمیر اور اب بالخصوص دریائے کشن گنگا کا رخ موڑنا، نیلم ڈیم کے منصوبے کو سبوتاژ کرنے کے بھی مترادف اور سندھ طاس معاہدے کی بھی صریح خلاف ورزی ہے۔ اس ضمن میں بین الاقوامی عدالت انصاف میں پاکستان کی کمزور پیروی بھی لائق تشویش ہے۔ بھارتی ایجنسیوں کی طرف سے سمجھوتہ ایکسپریس ممبئی اور پارلیمنٹ پر حملے جیسے واقعات کے بارے میں سینئر انٹیلی جنس اور وزارت داخلہ کے بھارتی اہلکاروں کے اس اعتراف کے بعد کہ یہ حملے بھارتی افواج کی ایماء پر کئے گئے تاکہ کشمیر میں بھارتی افواج کو مزید اختیارات دیئے جائیں۔ بھارت کی دہشت گردی میں کیا شک رہ جاتا ہے۔ نیز اسی طرح افغانستان میں اثر و رسوخ بڑھاتے ہوئے پاکستان میں تخریبی کارروائیوں کا ارتکاب جس کا اعتراف، اعلیٰ سطحی حکومتی نمائندے بھی کرتے رہے ہیں، پاکستان کا گھیراؤ کرنے کی ایک مستقل بھارتی حکمت عملی ہے جو تسلسل سے جاری ہے۔ اس اجلاس کے خیال میں یہ واقعات اس حیثیت کو واضح کرنے کے لیے کافی ہیں کہ بھارت پاکستان کو بدنام کرنے اور عدم استحکام کا شکار کرنے کے لیے کوئی بھی مذموم ہتھکنڈا استعمال کرسکتا ہے۔ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کے ساتھ یکطرفہ دوستی کے عمل کو ختم کرتے ہوئے بھارت پر واضح کیا جائے کہ مسئلہ کشمیر پر پیش رفت اور پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنے کی حکمت عملی ترک کیے بغیر دوطرفہ تعلقات میں پیش رفت نہیں ہوسکتی۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ بین الاقوامی اداروں کو باخبر رکھے اور بھارتی ہتھکنڈوں کو بے نقاب کرنے کیلئے جامع حکمت عملی تیار کرنے کا اہتمام کرے۔ ان تمام عناصر کے خلاف بھی بھرپور کاروائی کی جانی چاہیے جن کی نالائقی یا وطن دشمنی کی وجہ سے بھارت کو آبی جارحیت کی حکمت عملی آگے بڑھانے کا موقع ملا۔

اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ حالات میں بھارت کو انتہائی پسندیدہ ملک قرار دینے کے فیصلے سے مکمل احتراز کیا جائے اور بھارت سے معذرت خواہانہ پالیسی اختیار کرنے کی بجائے ایک نظریاتی اور ایٹمی ملک کی حیثیت سے باوقار حکمت عملی اختیار کی جائے۔

## کشمیر اور فلسطین کے بارے میں قراردادیں

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ مظلوم کشمیری عوام کے ساتھ بھرپور اظہار یکجہتی کرتے ہوئے کشمیر سے بھارتی استعماری افواج کے مکمل انخلاء کا مطالبہ کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ تقسیم برصغیر پاک وہند اس وقت تک نامکمل رہے گی جب تک کہ کشمیر سے بھارتی افواج کا قبضہ ختم اور کشمیری عوام کو ان کا حق خودارادیت نہیں دے دیا جاتا۔ 63 برسوں سے جبر وتشدد کے ذریعے کشمیری عوام کے جذبۂ حریت کو کچل دینے کے زعم میں مبتلا بھارتی حکومت مسلسل اٹوٹ انگ کی مالا جپ رہی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر نوع کا ظلم ڈھانے کے باوجود کشمیری عوام کے عزم آزادی کو شکست نہیں دے سکی۔ اب خود اس کے اپنے سیاسی لیڈر، صحافی، دانشور، فوجی تجزیہ نگار اور اقتصادی ماہرین یہ کہنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ کشمیریوں کی آواز کو سننا ہوگا اور مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل نکالنا ہوگا۔ یہ اجلاس بھارت کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ ضد اور ہٹ دھرمی کو ترک کرے۔ بین الاقوامی معاہدوں، بھارتی ذمہ داران کے لاتعداد وعدوں اور کشمیری عوام کی رائے کے مطابق کشمیری عوام کو حق خودارادیت دے۔ یہ اجلاس عالمی برادری اور بالخصوص عالم اسلام سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کشمیری عوام کو ان کا حق خودارادیت دلوانے کے لیے اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل درآمد کروائے۔ اگر مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان میں ریفرنڈم کروائے جاسکتے ہیں تو آخر کشمیر میں کیوں نہیں۔ اجلاس کی نظر میں آزاد کشمیر کے حالیہ انتخابات میں ہونے والی کھلی دھاندلی اور غنڈہ گردی کے واقعات جہاں ایک طرف ملک کی بدنامی اور جگ ہنسائی کا باعث بنے ہیں وہاں مقبوضہ کشمیر کے عوام کے لیے اضطراب اور مایوسی کا ذریعہ بنے ہیں اور ثابت ہوگیا ہے کہ اسلام آباد کے حکمران کوئی کام بھی ڈھنگ سے کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اجلاس حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی ماضی کی غلطیوں سے سبق سیکھ کر ملک کی شہ رگ کی حفاظت کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرے، حکومت جان لے کہ مسئلہ کشمیر کو نظر انداز کرنے یا امریکی اشاروں پر اسے مذاکرات کے کسی تابوت میں بند کرنے کی کوئی بھی کوشش کسی بھی شکل میں قوم کے لیے قابل قبول نہیں۔

## شام کی صورت حال

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس شام میں گزشتہ تین سال سے جاری قتل و غارت اور تباہی پر شدید تشویش اور ملک میں بنیادی انسانی حقوق کے حصول کے لیے جاری عوامی تحریک کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہے۔ ۱۹۶۴ء سے مظلوم شامی عوام کی گردنوں پر مسلط ٹولہ بشار الاسد کی سربراہی میں ظلم کی نئی تاریخ رقم کررہا ہے۔ پورا ملک کھنڈر بن چکا ہے اور پوری قوم تباہ حال ہے۔ اب تک ڈیڑھ لاکھ سے زائد شہید، کئی ملین زخمی اور ۳ ملین سے زائد مہاجر ہوچکے ہیں۔ امریکہ اور مغربی طاقتیں تو اپنی منافقانہ پالیسیوں کے ذریعے بے گناہ شہریوں کے قتل اور شام کی

تباہی میں شریک تھے ہی، بدقسمتی سے بعض مسلم ممالک بھی سفاک بشار کے شانہ بشانہ ہیں۔

شام کے مسئلے کے سیاسی حل کے لیے اب تک کی گئی تمام کانفرسیں اور مذاکرات ناکام ہو چکے ہیں۔ امریکہ، روس اور بعض دیگر ممالک کی آشیر باد سے ماہ رواں میں جنیوا۔۲ کے نام سے ایک اور کانفرنس کی جا رہی ہے لیکن مسئلے کے اصل حل، یعنی بشار اقتدار کے خاتمے اور عوام کی آزادانہ مرضی سے آئندہ حکومت کے انتخاب کے لیے کوئی فریق بھی مخلصانہ کوشش نہیں کر رہا۔ او آئی سی اور عرب لیگ نے بھی اپنا فرض ادا نہیں کیا اور یو این او بھی محض بیان بازی کی حد تک مسئلے میں دلچسپی لے رہی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل اپوزیشن کی حمایت کی بجائے اُن کو آپس میں لڑانے اور پھوٹ ڈالنے کے حربوں سے کام لے رہے ہیں۔

یہ اجلاس شام کے تین ملین مہاجرین اور پناہ گزینوں کی حالت زار پر بھی گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ وہاں بدترین بمباری کے تناظر میں امت مسلمہ، تمام اسلامی ممالک، انسانی حقوق کی تنظیموں اور رفاہی اداروں کا فرض ہے کہ آگے بڑھ کر مظلوموں کی فوری مدد کریں۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس بشار انتظامیہ کے خلاف برسر پیکار تمام جماعتوں، تنظیموں اور گروہوں سے بھی دردمندانہ اپیل کرتا ہے کہ آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ملک وقوم کو بچانے کے یک نکاتی ایجنڈے پر اکٹھے ہو جائیں اور دشمن کی سازشوں کا شکار نہ ہوں۔

## افغانستان سے امریکی اور دیگر غیر ملکی فوجوں کے انخلاء کا مطالبہ

مرکزی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس اسلامی جمہوریہ افغانستان سے امریکی اور دیگر غیر ملکی فوجوں کے جلد از جلد اور مکمل انخلا کا مطالبہ کرتا ہے۔ اجلاس سمجھتا ہے کہ افغانستان سے انخلاء کے بعد بھی وہاں امریکی یا اتحادی افواج کے اڈے باقی رہنے یا تربیتی مشن کے طور پر افغانستان میں موجودگی کی صورت میں، خطے کا امن مسلسل سنگین خطرات سے دوچار رہے گا۔ پاکستان کا امن بھی افغانستان کے امن واستحکام ہی سے منسلک ہے اور وہاں غیر ملکی افواج کی موجودگی افغانستان میں کسی صورت امن نہیں لا سکتی۔

اجلاس یہ بھی سمجھتا ہے کہ افغانستان میں قیام امن کے لیے خطے کے تمام ممالک کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ان ممالک کو افغانستان کا اقتدار افغان عوام کے حقیقی نمائندوں کو منتقل کیے جانے میں اپنا بھرپور، مثبت اور تعمیری کردار ادا کرنا چاہیے۔

اجلاس افغانستان کے تمام متعلقہ فریقوں سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ ہر نوع کے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، بیرونی مداخلت کے خاتمے، غیر ملکی افواج کی واپسی اور عوام کے بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے بنیادی ایجنڈے پر مجتمع ہو جائیں۔

## فلسطین میں مظالم بند کئے جائیں

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس گزشتہ ۶ سال سے جاری غزہ کے مسلسل محاصرے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور عالمی برادری سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ غزہ کے 16 لاکھ محصور انسانوں کو صہیونی ریاست کے جبر وتشدد سے آزادی دلانے اور اسرائیلی محاصرے کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ یہ اجلاس پڑوسی برادر ملک مصر سے بھی پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسرائیلی مظالم میں اس کا شریک نہ بنے اور رفح بارڈر کو مستقل طور پر کھول دے تاکہ محصورین غزہ تک بنیادی انسانی ضروریات کی رسائی ممکن ہو سکے۔

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس نام نہاد امن معاہدے کے نام پر مزید فلسطینی علاقوں کو صہیونی ریاست کی جھولی میں ڈالنے کی امریکی کوشش کی شدید مذمت کرتا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ جان کیری کی یہ تجویز کہ مغربی پٹی کے علاقے وادی اردن کو مستقل طور پر اسرائیل کے حوالے کر دیا جائے اور بڑے پیمانے پر نئی یہودی بستیوں کی اجازت دے دی جائے، مجبور ومقہور فلسطینیوں ہی کے نہیں پوری امت کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ یہ اجلاس اسرائیلی پارلیمنٹ کی جانب سے وادی اردن کو صہیونی ریاست کا حصہ بنانے کے لیے قانون پاس کرنے کی کوششوں کی بھی پُر زور مذمت کرتا ہے۔ اجلاس تمام انسانی برادری بالخصوص اسلامی جمہوریہ پاکستان اور مسلم ممالک سے فلسطینیوں کی مالی، سیاسی اور اخلاقی مدد کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اجلاس ترکی حکومت کی مظلوم غزہ و فلسطین کی جرات مندانہ حمایت کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور عالم اسلام کے تمام حکمرانوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ القدس کی اہمیت کی وجہ سے بھی ان سے حمیت اسلامی کا متقاضی ہے۔ غزہ کی یادت ثابت قدمی قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔

## سعودی عرب کے ساتھ یکجہتی کا اظہار

آج کا یہ اجلاس حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے عزم کا اظہار کرتا ہے۔ سعودی عرب عالم اسلام کی وحدت کا مرکز ہے۔ سعودی عرب کے خلاف منفی پراپیگنڈا کرنے والے احسان فراموش ہیں۔ یہ عناصر اسلام سے مخلص ہیں اور نہ پاکستان سے، ہم انکا بھرپور مقابلہ کریں گے۔ اجلاس سمجھتا ہے کہ ماضی میں امریکی ڈالروں کے ذریعے ملک کی سلامتی کے سودا کرنے والے عناصر ہی آج سعودی عرب کے خلاف پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ برادر اسلامی ملک سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کی مدد کی ہے آج اگر انہوں نے پاکستان کو ڈیڑھ ارب ڈالر امداد دی ہے تو یہ نئی بات نہیں۔ ہم انکے جذبہ خیر سگالی کو سراہتے ہیں۔ مساجد اور ویلفیئر کے ادارے بنانے پر سعودی عرب پر تنقید کرنے والوں کو یہاں عیسائی مشنری ادارے، مغرب نواز این جی اوز اور انکی اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیاں کیوں دکھائی نہیں دیتیں۔ لہذا آج کا یہ اجلاس سعودی عرب کے ساتھ یکجہتی کا بھرپور اظہار کرتا ہے۔

## جمہوریت کے استحکام اور ہر قسم کی فوجی مہم جوئی کی مذمت اور میڈیا کی آزادی پر یقین

اجلاس ملک میں جمہوری استحکام اور اسکے تسلسل پر یقین رکھتا ہے اور منفی سیاست کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ میڈیا کی آزادی پر یقین رکھتا ہے۔ تاہم ملکی سلامتی کے اداروں کے وقار کی حفاظت کا بھی خواہاں ہے۔ اداروں کے مابین الزام تراشیوں کے رویے کی بھی مذمت کرتا ہے۔ فوج کے غیر سیاسی کردار کا حامی ہے۔ فوج کی دفاعی اور عسکری خدمات کا اعتراف کرتا ہے۔ لیکن کسی بھی ایسی سرگرمی کی حمایت نہیں کرتا کہ جس سے کسی مہم جو کو غیر آئینی راستہ ملنے کا جواز پیدا ہوتا ہو۔ یہ اجلاس سینئر صحافی حامد میر پر حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور حملہ آوروں کی گرفتاری کا مطالبہ کرتا ہے۔

# مُقدّس گائے

تحریر
جناب
رانا محمد شفیق خان پسروری

نومبر 1989ء کے شروع دنوں کی بات ہے کہ میں دہلی (بھارت) کے چاندنی چوک میں کھڑا ایک جلسہ سن رہا تھا۔ یہ جلسہ راجیو گاندھی کی مخالف (جنتا پارٹی) نے منعقد کیا تھا۔ پارٹی کے تمام بڑے رہنما موجود تھے، مگر لوگ فلمی اداکار ''شترو گھن سنہا'' کی تقریر سننے آئے تھے۔ جب ''سنہا'' نے تقریر شروع کی تو سٹیج کے بائیں طرف سے (جدھر ہم بھی کھڑے تھے) ایک پولیس والے نے دو گائے مجمع میں دھکیل دیں۔ جیسے ہی گائے مجمع میں گھسیں ہلچل مچ گئی، سارا مجمع خراب ہو گیا، مگر کسی ایک شخص نے بھی دونوں میں سے ایک گائے کو بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اپنے دہلی کے دوستوں سے کہا: ''یہ کیا ہوا ہے؟ سارا مجمع ہل گیا، جلسہ خراب ہو گیا، مگر کسی نے، کسی گائے کو ہاتھ نہیں لگایا'' تو انہوں نے جواباً کہا: ''گائے، ہندوؤں کے نزدیک ماں سے بھی بڑھ کر مقدس و محترم ہے۔ یہ تو اس کی پوجا کرتے ہیں، اس کو مارتے کیوں؟ بلکہ گائے کی وجہ سے مسلمانوں کا قتل عام کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔'' اس آنکھوں دیکھی اور کانوں سنی کے بعد سمجھ میں آیا کہ ہمارے ہاں جو کہا جاتا ہے کہ ''کیا فلاں ادارہ مقدس گائے ہے۔'' یا'' فلاں فلاں مقدس گائے ہیں کہ ان کے بارے میں کوئی کچھ نہ کہے؟''۔۔۔تو اس کہے ہوئے کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ آج کل پاکستان بھر میں یہی فقرہ تواتر سے کہا جا رہا ہے۔ کہ ''فلاں'' ادارہ یا اس ادارے کے چند افراد ''مقدس گائے'' تو نہیں کہ وہ جو چاہے کرتے رہیں اور کوئی کچھ نہ کہے''.....اس طرح کے تبصروں کو سن اور پڑھ کر ہمیں دہلی کا مذکورہ بالا واقعہ بار بار یاد آ رہا ہے۔

ایک ہندو ڈاکٹر ''چندرا'' (Dr. Tricok Chandra) نے اپنی کتاب (The God of Creation) میں ''مقدس گائے'' کے بارے میں لکھا ہے۔ ''یہ کائنات ایک کھلا سمندر تھا، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا، اسی دوران ''برہما'' اور ''وشنو'' (ہندوؤں کے تین بنیادی دیوتائیں، شیو، برہما اور وشنو) کے درمیان اپنی اپنی عظمت اور بڑائی کا جھگڑا شروع ہو گیا۔ ''برہما'' نے دعویٰ کیا کہ ''میں دنیا کا خالق اور نگہبان ہوں، اس لیے میں بڑا ہوں۔'' جبکہ ''وشنو'' نے کہا ''میں ہر ایک شے کو تباہ کرنے والا ہوں، اس لیے کوئی میرا جوڑ نہیں۔''

دونوں کی بحث اس حد تک بڑھی کہ نفرت وحقارت پیدا ہو گئی اور معاملہ جنگ تک پہنچنے کو ہو گیا۔ دونوں اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے پر اپنا سکہ بٹھانے پر کوشاں تھے۔ اسی دوران دونوں کے درمیان ایک ''لنگا'' نمودار ہوا۔ جو بڑی چمک دمک والا، نہایت خوشنما تھا۔ یہ ''لنگا'' دیکھتے ہی دیکھتے بڑی تیزی کے ساتھ بڑھنے لگا، نیچے کی طرف پانی کی طرف بڑھ رہا تھا تو اوپر کو آسمان کی جانب بڑھ رہا تھا۔ ''برہما'' اور ''وشنو'' اس کے کناروں تک پہنچنے کے لیے بھاگ کھڑے ہوئے۔ یکدم مقدس آسمانی آواز آئی کہ ''جو کوئی اس ''لنگا'' کے آغاز یا انتہا کو پالے گا، وہی دوسرے سے بڑا ہو گا۔'' اب ''برہما'' گولک دیوتا کے آسمان کی طرف اوپر کو بھاگا۔ وہاں پہنچا تو اس کی ملاقات ''مقدس گائے'' سے ہوئی جس کا نام ''کامدھینو'' تھا۔ برہما نے گائے کو بتایا کہ وہ شوجی کے لنگا کی انتہا دیکھنا چاہتا ہے۔ مقدس گائے نے کہا ''یہ تو ناممکن ہے''۔ چنانچہ برہما نے مایوس ہو کر فیصلہ کیا کہ ''وہ اپنی عظمت اور برائی کو منوانے کے لیے جھوٹ بولے گا کہ ''میں نے ''لنگا جی'' کی انتہا دیکھ لی ہے'' ادھر ''وشنو دیوتا'' کا حال یہ تھا کہ اس نے پانی کی گہرائیوں میں غوطہ لگایا تا کہ ''لنگا جی'' کی ابتداء کا پتہ لگا سکے۔ پانی کی گہرائیوں میں اس کی ملاقات سانپوں کے دیوتا ''انت'' سے ہوئی۔ (یاد رہے کہ مقبوضہ کشمیر میں سرینگر کے بعد دوسرا شہر ''انت ناگ'' ہے ناگ، پھنیر سانپ کو کہتے ہیں۔ ہندوؤں نے اس شہر کا نام اپنے سانپ دیوتا کے نام پر ''انت ناگ'' رکھا، اب مسلمانوں نے اس کا نام ''اسلام آباد'' رکھا ہے۔)

جب ''وشنو'' کی ''انت'' سے ملاقات ہوئی تو اس نے ''وشنو'' سے کہا ''شوجی کے لنگا جی کی ابتدا جہاں سے ہوئی ہے، وہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔'' چنانچہ دونوں (برہما اور وشنو) ناکام رہے۔ برہما نے جھوٹ بولتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس نے لنگا جی کی انتہا کو پا لیا ہے۔'' مقدس گائے (کامدھینو) نے سر ہلاتے ہوئے برھما کے دعوے کی تصدیق کر دی۔ جبکہ ساتھ ہی اپنی دم ہلا کر برھما کے دعوے کی تردید بھی کر دی۔ وشنو نے صاف کہا ''میں ناکام رہا ہوں۔'' اس پر ''شوجی'' ظاہر ہوئے اور کہنے لگے۔ ''وشنو نے چونکہ سچ کہا اس لیے اس کی پوجا عام ہو گی۔ برہما نے جھوٹ بولا اس لئے برہما پر لعنت ہے اور اس کی پوجا نہ ہو گی۔'' اسی طرح شیو جی نے ''مقدس گائے'' پر بھی لعنت کی، یہ اس لعنت کا ہی اثر ہے کہ اس کا اگلا حصہ (جس نے جھوٹ بولا) صاف نہیں، جبکہ پچھلا حصہ پوتر اور مقدس ہے۔ (کیونکہ اس نے سچ بولا تھا۔)

ہندو ڈاکٹر ''چندرا'' مزید لکھتا ہے کہ ''شیو جی کے پجاری ہندو، گائے کی دم کے نیچے والی جگہ کو اسی لئے مقدس جانتے ہیں کہ اس نے برہما کے جھوٹے دعوے کی تردید کر کے سچ بولا تھا۔ اب چونکہ یہ جگہ مقدس ہے اس لئے یہاں سے نکلنے والا مواد بھی پاک اور پوتر ہے۔ یعنی گائے کا گوبر بھی پاک اور پیشاب بھی پوتر ہے۔''

ہندو گائے کے تقدس کی وجہ سے اس تھڑے کو جہاں کھانا کھاتے ہیں اور جہاں کھانے پینے کے برتن، سامان، لسی کی چاٹی، پانی کا گھڑا وغیرہ رکھتے ہیں وہاں گائے کے گوبر میں پانی ملا کر پھیرتے ہیں۔ اسی طرح ہر وہ جگہ جہاں مسلمان (جنہیں متعصب ہندو ملیچھ کہتے ہیں) چلے جائیں وہاں بھی گائے کا گوبر پھیرتے ہیں۔ جنرل مشرف آگرہ مذاکرات کے لئے گئے تو دہلی میں مہاتما گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھانے بھی گئے تھے۔ ان کے وہاں سے واپسی پر ہندوؤں نے اس سمادھی کو گائے کے پیشاب سے دھو کر ''پوتر'' کر لیا تھا۔ اسی طرح ''گاؤ ماتا'' کے پیشاب کی بھری شیشیاں قیمتاً فروخت ہوتی ہیں۔

## طب و صحت

# نکسیر

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

نکسیر گرم علاقوں کا ایک عام مرض ہے جس میں ناک کی چھوٹی چھوٹی اور باریک باریک نالیوں پر دباؤ بڑھ جانے سے اوپر والی جھلی پھٹ کر خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ زبان طب میں اسے رعاف کہتے ہیں۔ کبھی یہ خون قطروں کی صورت میں اور کبھی یہ دھار بن کر آتا ہے۔ موسم گرما میں یہ تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم موسم سرما میں بھی ہو جاتی ہے۔ نکسیر کی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں مگر اس میں خون بہتا ہے۔ جس سے مریض اور اس کے لواحقین پریشان ہو جاتے ہیں۔ تاہم یہ کوئی سنگین مسئلہ نہیں مگر بہت زیادہ خون کا بہنا مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ مردوں میں اس کی شرح 58 فی صد جبکہ خواتین میں 42 فی صد ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چھوٹی عمر کے بچے اس مرض کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔

## نکسیر کے اسباب

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ نکسیر کا سبب گرنا یا چوٹ لگنا ہے مگر اسکے علاوہ جو اسباب ہو سکتے ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ ناک کی جھلی میں خارش کا ہونا اور کھجانے کے دوران ناک سے خون کا آجانا۔

☆ ناک میں سوزش کی وجہ سے ہونے والے امراض۔

☆ ناک میں کسی بیرونی چیز کا چلا جانا۔

☆ ناک میں نمی کا ہونا۔

☆ موسم گرما میں دموی مزاج کے لوگوں میں گرم اشیاء کے استعمال کے باعث۔

☆ سر میں خشکی و گرمی

☆ تیز بخار کا ہونا، ☆ زیادہ تیز دھوپ میں چلنا پھرنا۔

بچوں میں یہ مرض زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب سر کی رگوں میں خون کی زیادہ مقدار جمع ہو جاتی ہے یا خون کا دوران سر کی جانب زیادہ ہو جاتا ہے تو اس عمل میں رگیں پھول جاتی ہیں اور ان میں اس قدر تناؤ اور دباؤ ہوتا ہے کہ اس کے باعث ناک کی رگ یا ورید جو ناک کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، اس مقام کا دہانہ کھل جاتا ہے یا شگاف ہو جاتا ہے اور خون بہنے لگتا ہے۔ چونکہ بچوں میں رگیں نرم اور نازک ہوتی ہیں اور عام انسانوں کے مقابل خون کا دوران تیز ہوتا ہے اس سبب سے بچوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

## نکسیر سے پیدا ہونے والی پیچیدگیاں

☆ زیادہ خون بہنے کی صورت میں سانس کی نالی میں جا کر سانس بند کر سکتا ہے۔

☆ زیادہ خون بہنے سے اگر مریض کو بروقت فوری طبی امداد نہ ملے تو بے ہوش ہو سکتا ہے۔

## بچاؤ کی تدابیر

☆ نکسیر کے مریض کو گرم اشیاء سے احتیاط کرنی چاہیے، گرم مصالحہ جات اور مرچ کا استعمال بہت کم کرے۔ گوشت، مچھلی اور انڈے سے احتیاط کرے۔

☆ رس دار پھل، دودھ، دہی، پانی دار ٹھنڈی ترکاریاں جیسے لوکی، شلجم اور مولی وغیرہ کھائے۔

☆ گرم پانی کا غسل نہ لے۔

☆ ناک کے ساتھ بہت زیادہ چھیڑ خانی نہ کی جائے۔

☆ گرمی کے اوقات میں باہر نہ نکلیں، صبح اور شام کے وقت باہر نکلیں۔

☆ چھوٹے بچے جو سکول جاتے ہیں وہ سکول واپسی پر سر پر گیلا کپڑا رکھیں۔

☆ اگر چھینک آئے تو منہ کھول کر چھینکنا چاہیے۔

☆ موسم گرما میں ٹھنڈے مشروبات کا استعمال کیا جائے، شربت انجبار کا استعمال مفید ہے۔

☆ نکسیر پھوٹنے کی صورت میں انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے ناک کے نتھنوں کو دونوں طرف سے 5 تا 10 منٹ دبا کر بند کر دیا جائے، اگر ایک بار ایسا کرنے سے خون بند نہ ہو تو دو تین بار اسی طرح کریں۔ سر اور ماتھے پر برف رکھی جائے۔

☆ پٹیاں ٹھنڈے پانی میں بھگو کر نتھنوں میں رکھے اور روئی سے بھی نتھنوں کو بند کیا جا سکتا ہے۔ یہ خیال رہے کہ روئی یا پٹیاں نتھنوں سے اوپر نہ جائیں۔ افاقہ ہونے پر اپنے کسی مستند معالج سے رجوع کریں۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی مطب ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 042-35419788

## سالانہ امتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان ۲۰۱۴ء

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات 9 جون 2014ء سے شروع ہو رہے ہیں۔ تمام طلباء و طالبات کو امتحانی مراکز اور رول نمبر جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی طالب علم کو مطلوبہ مواد نہ ملا ہو تو وہ درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

0300-9653243, 041-8780274

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی مدیر امتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان 0300-0321-9451606

## تیسرا فری ساجد میر میڈیکل کیمپ

زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل رحیم یار خان

27 اپریل بروز اتوار صبح 8 تا 1 بجے دوپہر

بمقام: مرکز اہل حدیث (مبارک مسجد) مسلم بازار رحیم یار خان

مرزا افتخار بیگ (امیر تحصیل رحیم یار خان)، قاری ثناء اللہ شاہد قصوری (ناظم تحصیل رحیم یار خاں) اور زاہد فاروق ساقی (ناظم وکلا سلفیہ مرکزیہ)، مرزا عمران بیگ، مرزا عدنان بیگ نائب صدر یوتھ فورس تحصیل رحیم یار خاں نے انتظامات کئے۔

آئی کیمپ کا انچارج: جناب اسپیشلسٹ آئی سرجن ڈاکٹر خاور صدیق شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان نے چیک اپ اور مفت ادویات فراہم کریں۔

انچارج چائلڈ فری کیمپ: اسپیشلسٹ چلڈرن جناب ڈاکٹر سید شہزاد بخاری سابق ایم ایس شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان

شوگر فری کیمپ انچارج: فریکشن جناب ڈاکٹر امجد فاروق نے فری شوگر کا چیک اپ اور فری ادویات فراہم کیں۔

فری سینگی کیمپ کا انچارج: ماہر سینگی جناب ڈاکٹر عبدالرزاق نے فری سینگی لگائی اور مفید مشوروں نے نوازا۔

منجانب:۔ ابوطلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری و شعبہ خدمت خلق رحیم یار خان

## محفل حسن قرأت

عظمت خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق کانفرنس

مورخہ 6 مئی بروز منگل بعد نماز مغرب تارات گئے

بمقام مرکزی پرانی جامع مسجد اہل حدیث منڈی وابرٹن ضلع ننکانہ

زیر صدارت: حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا سید سبطین شاہ نقوی، علامہ طارق محمود یزدانی، نعیم الرحمٰن سلفی، حافظ فیصل افضل شیخ نے خطابات کیے جو ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

منجانب:۔ حافظ ابوبکر صدیق ڈپٹی ناظم تبلیغ A.Y.F پنجاب

## توحید و رسالت ﷺ کانفرنس

17 مئی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہل حدیث فیروز وٹواں میں ایک عظیم الشان توحید و رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد یٰسین طہ، مولانا حافظ عبدالرؤف یزدانی اور مولانا محمود الحسن اسد نے خطابات کئے۔ کانفرنس حاضری انتظامات کے لحاظ سے کامیاب رہی۔

منجانب: پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف (فیروز وٹواں)

# اخبار الجماعۃ

## باجوڑ ایجنسی میں تقریب تکمیل بخاری شریف

4 مئی بروز اتوار 8 بجے صبح باجوڑ ایجنسی جامعہ ثانویہ اہلحدیث پھاٹک میں تکمیل بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی جس میں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے سیرت امام بخاری پر خطاب کیا نیز فتنہ انکار حدیث پر مولانا ابومعاویہ عبدالعزیز صاحب نے خطاب کیا۔ اس کے بعد قاری سمیع الحق نے نظم پیش کی اور شیخ القرآن مولانا شاہ ولی خان صاحب نے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ گاؤں کے فارغین کو نصیحت کی کہ تقویٰ اختیار کرو اور لوگوں کو قرآن وحدیث کا پیغام پہنچائیں۔

آخر میں بخاری شریف کی آخری حدیث شیخ الحدیث عنایت اللہ صاحب پڑھائی اور درس ارشاد فرمایا اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ دعاء خیر کے بعد فارغین میں اسناد تقسیم کی گئیں اور دستار بندی ہوئی پھر کھانا دیا گیا۔ آخر میں راقم الحروف نے آرگن ''اہل حدیث'' تقسیم کیا۔

منجانب:۔ شاکر اللہ باجوڑ صدر A.Y.F ضلع باجوڑ ایجنسی

## تحصیل ظفروال میں A.Y.F کی تبلیغی سرگرمیاں

20 مارچ 2014ء کو دھمتل یونٹ میں چوہدری داؤد کاہلوں اور حافظ یوسف مجاہد کی قیادت میں موضع جیو کے میں تبلیغی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں حضرت مولانا محمد نواز چیمہ، ابوبکر سلطان یزدانی اور عبدالوحید بٹ نے خطاب فرمایا۔ 12 اپریل بھٹیاں دیوان میں مولانا انصر ربانی کی قیادت میں شاندار شانِ مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا اکرم زاہد بھٹوی، عبدالوحید بٹ، مولانا عمران شریف الہ آبادی، مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری نے خطابات کئے۔ 5 اپریل کو صدر A.Y.F تحصیل ظفروال کی قیادت میں مرجال میں اہلحدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا یٰسین بلوچ، مولانا محمد خالد مجاہد، حافظ محمد اسحٰق اوکاڑوی، عبدالوحید بٹ نے خطابات فرمائے۔ موضع تغل پور بارڈر ایریا میں شاندار کانفرنس کروائی گئی۔ جس میں مولانا محمد یوسف پسروری، حضرت مولانا عمر صدیق اور مولانا محمد حسین مدنی نے خطابات کئے۔

6 اپریل کو وریام میں شاندار سیرت النبی کانفرنس حکیم شاہد علی سیکرٹری A.Y.F کی قیادت میں ہوئی جس میں مولانا قاری یٰسین بلوچ صاحب، مولانا یوسف مجاہد نے خطاب کیا، اس کے ساتھ ساتھ ماہانہ تنظیمی اور کارنر میٹنگز کا انعقاد بھی کیا جاتا رہا الحمدللہ۔ تحصیل ظفروال میں اہلحدیث یوتھ فورس کو حافظ شفیع اللہ ایم اے، حکیم شاہد علی، چوہدری داؤد کاہلوں، مولانا انصر ربانی، حافظ یوسف مجاہد، چوہدری محمد زبیر، مولانا عطاء الرحمٰن سیٹھی، حافظ محمد شفیق جرپال کی صورت میں متحرک، فعال اور اعلیٰ تعلیم یافتہ قیادت میسر ہے جو دن رات جماعتی خدمت اور مسلک کی تبلیغ وترویج میں مصروف عمل ہے۔

منجانب:۔ عبداللہ کلیم ایم اے سیکرٹری نشرواشاعت A.Y.F تحصیل ظفروال

## پیغام قرآن کانفرنس وسالانہ تقریب سعید

بحمداللہ ہمارے ادارہ سے اس سال 20 طلبہ نے قرآن کریم حفظ کیا ہے اور 10 طلبہ نے درسِ نظامی بمع B.A کے امتحانات پاس کئے ہیں۔ اس مبارک موقعہ پر 22 جون 2014ء بروز اتوار بعد نماز عصر تا عشاء، زیر صدارت: حضرت مولانا محمد ارشد بیگم کوٹی کانفرنس منعقد ہو گی۔ جس میں حافظ محمد عمر صدیق گوجرانوالہ، حافظ عبدالباسط شیخوپوری، مولانا عبدالمنان راسخ اور مولانا بہادر علی سیف آف سمندری خطاب فرمائیں گے۔

منجانب:۔ قاری عبدالتین اصغر رئیس دارالسنہ اسلامک کالج تاجپورہ شمالی لاہور

## حاجی شیخ ہدایت اللہ شہر ساہیوال میں پیغام ٹی وی کے نمائندہ نامزد

مورخہ 7 مئی پیغام ٹی وی کے ڈسٹری بیوٹر وقار احمد صاحب ساہیوال تشریف لائے۔ مسجد جامعہ ثنائیہ میں ناظم شہر حضرت مولانا احمد یار صدیقی، امیر شہر حاجی محمد شریف قاسم، مرزا محمد سلیم، قاری نذیر احمد، مولانا منیر احمد ناظم تبلیغ اور دیگر ذمہ داران مرکزی جمعیت ویوتھ فورس کی موجودگی میں حاجی شیخ ہدایت اللہ کو شہر ساہیوال میں پیغام ٹی وی کا ڈسٹری بیوٹر و نمائندہ نامزد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حاجی شیخ ہدایت اللہ کو اپنی نئی ذمہ داریاں باحسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منجانب:۔ رانا محمد فاروق ناظم نشرواشاعت شہر ساہیوال

## تبلیغی وتربیتی علماء کنونشن

مولانا احمد یار صدیقی صاحب کی زیر صدارت جامعہ مسجد ثنائیہ ساہیوال میں ایک تربیتی کنونشن کا انعقاد مورخہ 4 مئی 2014ء کو کیا گیا۔ پروگرام کے کنوینر مولانا عبدالغفور یورش ہزاروی تھے اور ناظم تبلیغ مولانا منیر احمد کی کوششوں سے شہر کی تمام مساجد کے آئمہ کرام نے کنونشن میں شرکت کی اور اپنی مفید تجاویز وآراء پیش کیں جن کی روشنی میں آئندہ کے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ حاضرین مجلس نے اپنی ذمہ داریاں نبھانے اور مرکز کی ہدایات کے مطابق اپنی خدمات بہتر طور پر انجام دینے کا عہد کیا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت کارکنان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین!

## تقریب بخاری شریف

بمقام: جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث محلہ رحمان آباد کھڈیاں خاص

بتاریخ: 7 جون 2014ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

جناب مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی درسِ بخاری ارشاد فرمائیں گے۔ مولانا محمد حنیف ربانی، پروفیسر عبیدالرحمٰن محسن خطابات فرمائیں گے۔

منجانب:۔ قاری مسعود عالم ناظم جامعہ ہذا

## درخواست دعاء صحت

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا قاری عبدالرحیم زاہد مہتمم حافظ انقلابی دواخانہ کمالیہ کئی ہفتوں سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام' مولانا موصوف کی صحت کاملہ، عاجلہ ونافعہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ شکریہ!

منجانب:۔ حافظ عبدالستار الحمادمیاں چنوں (خانیوال)

## (البیان المحکم) چھپ گئی ہے!

بجواب ایک مجلس کی تین طلاق کا شرعی حکم

مؤلف: ابومعاویہ حافظ عبدالغفور (ناظم ضلع سرگودھا)

94 صفحات پر مشتمل مدلل کتاب مفت حاصل کریں۔

علماء، خطباء، مدرسین درج ذیل موبائل نمبر پر اپنا ایڈریس میسج کریں۔

محمد نعیم شہزاد جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس فاروقہ ضلع سرگودھا

0301-6765240

## الہدیٰ ڈسپنسری

متصل الہدیٰ مسجد نوکوٹ ضلع تھرپارکر میں الہدیٰ ڈسپنسری بتعاون اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ یو کے زیر نگرانی مرکزی جمعیت اہلحدیث تھرپارکر قائم کی گئی ہے۔ متاثرین قحط تھرپارکر مستفید ہو رہے ہیں۔ ڈسپنسری کے قیام کو لوگوں نے بیحد سراہا ہے۔ احباب جماعت نے چیئرمین اسلامک ٹرسٹ یو کے مولانا محمد ابراہیم میر پوری کو اس اہم اقدام پر ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔

محمد حسن سموں امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث تھرپارکر

## ضروری اطلاع

اہل حدیث یوتھ فورس کے معروف خطیب قاری احمد حسن ساجد 28 مئی کو عمرہ کی سعادت کے لئے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ جن احباب جماعت نے وعدہ لے رکھا ہے ان سے معذرت ہے۔

حافظ اسرار، سیالکوٹ

## تصحیح

شمارہ نمبر 20، بچوں کی دینی تعلیم اور ہماری ذمہ داری کے مضمون، کالم نمبر 2 سطر نمبر 23 میں آیت کا اندراج درست یہ ہے۔ نعبد الهك واله آباءك ابراهيم الخ انہوں نے مزید بہ تلقین فرمائی۔ (ادارہ)

## ضرورت اساتذہ

علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ محمدیہ خانپور کو محنتی' ماہر اور باصلاحیت اساتذہ کی اشد ضرورت ہے۔ ترجیحاً شادی شدہ حضرات، فیملی رہائش کے ساتھ معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

نوٹ: اپنی درخواست مع تعلیمی اسناد جامعہ محمدیہ اہل حدیث رحمٰن کالونی خانپور ضلع رحیم یار خاں، قبل از رمضان ارسال فرمائیں۔

منجانب:۔ حافظ محمد عامر صدیقی رئیس جامعہ ہذا

## سیرت امام الانبیاء ﷺ کانفرنس

30 اپریل بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد مبارک اہلحدیث ہموں گکھڑ میں سیرت امام الانبیاء ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ حضرت مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری اور حضرت مولانا اسماعیل عتیق نے سیرت النبی ﷺ پر بڑے مؤثر خطابات فرمائے۔ کانفرنس حاضری و خطابات کے اعتبار سے کامیاب رہی۔

منجانب:۔ ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشرواشاعت تحصیل سیالکوٹ

## قرآن وحدیث کانفرنس

19 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء اہلحدیث یوتھ فورس ویروالہ تحصیل سمبڑیال کے زیراہتمام قرآن وحدیث کانفرنس جامع مسجد اہل حدیث ویروالہ میں منعقد ہوئی جس میں مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری، مولانا طارق محمود یزدانی، مولانا عبدالرؤف یزدانی، حافظ عبدالغفار نقیب اور حافظ عبدالستار بخاری، پروفیسر حافظ محمد اسلم ربانی نے خطابات فرمائے جبکہ صدارت کے فرائض مولانا عبدالحفیظ مظہر ناظم عالمی تحریک ختم نبوت اہلحدیث نے انجام دیئے۔

منجانب:۔ حافظ محمد بلال ربانی صدر A.Y.F تحصیل سمبڑیال

## پیغام حق کانفرنس

اہل حدیث یوتھ فورس کے زیراہتمام پیغام حق کانفرنس 27 اپریل بروز اتوار جامع مسجد وزیر اہل حدیث کوپرہ کلاں میں منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد اسحاق اوکاڑوی نے خصوصی خطاب فرمایا۔ صدارت کے فرائض راقم الحروف نے انجام دیئے اور دیگر مقررین مولانا محمد عرفان صدیقی اور مولانا ملک محمد ندیم نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا، کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔

منجانب:۔ حافظ محمد بلال ربانی صدر A.Y.F تحصیل سمبڑیال

## درس قرآن

8 جون 2014ء بروز سوموار مرکزی جامع مسجد محمدی اہلحدیث اگوکی میں بعد نماز مغرب حضرت مولانا محمد یوسف پسروری درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔

طالبان دعا:۔ ڈاکٹر حافظ طیب محمود عالم، ڈاکٹر عامر شہزاد، حکیم عبدالمنان راشد، مین بازار اگوکی سیالکوٹ 0331-6628142

## ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہلحدیث کھیالی ٹاؤن گوجرانوالہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ 4 مئی 2014ء بروز اتوار بعد نماز ظہر، زیرصدارت مولانا محمد اسماعیل مجاہد امیر کھیالی ٹاؤن، جامع مسجد مدنی اہلحدیث مرالیوالہ میں منعقد ہوا جس میں جماعتی امور کو مزید محنت اور نظم کی پابندی کے ساتھ انجام دینے کا اعادہ کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا ضیاء اللہ یوسف ناظم مالیات ضلع گوجرانوالہ، مولانا حکیم احسان اللہ ضیاء ناظم تحصیل گوجرانوالہ مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اجلاس امیر ٹاؤن کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

منجانب:۔ قاری محمد اصغر گوندل ناظم نشرواشاعت کھیالی ٹاؤن گوجرانوالہ 0344-6056728

## سانگلہ ہل کا ہنگامی اجلاس

مرکزی جمعیت اہلحدیث سانگلہ ہل کا ہنگامی اجلاس جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث اقبال پورہ گلی نمبر 11 میں مولانا محمد صدیق راشد امیر سانگلہ ہل کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ضلعی نائب امیر مولانا محمد اکرم شاکر، مدثر عزیز چوہدری چیئرمین سیاسی کمیٹی ضلع ننکانہ، ضلعی نائب امیر مولانا عطاء اللہ اشرفی، محمد سعید قاسم صدر A.Y.F ضلعی ننکانہ مولانا تنزیل الرحمٰن یزدانی و دیگر 32 زمہ داران ضلع نے شرکت کی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تحصیلی امیر مولانا قاری محمد صدیق راشد نے کہا کہ ہم علامہ پروفیسر ساجد میر امیر مرکزیہ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں اور انہیں جماعتی خدمات پر خصوصاً پیغام ٹی وی کی نشریات سے ملک بھر میں مسلک اہل حدیث اور قرآن وسنت کی اشاعت پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے ہفت روزہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت و جماعتی فنڈز کو مضبوط کرنے پر زور دیا اور راقم الحروف نے اطاعت امیر پر گفتگو کی، اراکین مجلس کا شکریہ ادا کیا اور مدثر عزیز چوہدری نے بھی خطاب کیا۔

منجانب:۔ قاری قدرت اللہ بلوچ ناظم تحصیل سانگلہ ہل

## سالانہ اہلحدیث کانفرنس

جامعہ محمدیہ اہلحدیث چک پوریاں تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں 26 فروری 2014ء کو سالانہ اہلحدیث کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت سید محمد مصطفیٰ شاہ امیر تحصیل نوشہرہ ورکاں نے فرمائی۔ مولانا اسماعیل مجاہد، مولانا محمد عالم، مولانا بلال شاہ، مولانا الیاس قمر کے علاوہ حافظ محمد ادریس گوہڑوی اور امیر ضلع مولانا قاری محمد حنیف ربانی، مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری نے ایمان افروز خطابات فرمائے۔ دعاء خیر پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

محمد منشاء بٹ ناظم جامعہ محمدیہ چک پوریاں گوجرانوالہ

## منسوخی تزکیہ جات

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ننکانہ کی طرف سے جو تزکیہ جات مساجد/ مدارس کیلئے جاری کیے گئے ہیں۔ 15 مئی 2014ء تک کارآمد ہوں گے۔ بعدازاں ان کو منسوخ تصور کیا جائے۔

قاری محمد صدیق راشد ناظم مالیات ضلع ننکانہ

## ضرورت برائے امام وخطیب

جامع مسجد محمدی اہلحدیث شکرگڑھ ضلع نارووال کیلئے ایک امام و خطیب کی اشد ضرورت ہے۔ حسب لیاقت معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

رابطہ: 0308-6185758

## درخواست دعائے صحت

ادارہ یسرنا القرآن (علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کیمپس) ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالرؤف ظہیر کی والدہ محترمہ شدید علیل ہیں۔ قارئین محترمہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب:۔ میاں عتیق الزمان، لاہور

## جامعہ رحمانیہ ملتان میں سالانہ تقریب بخاری شریف

مورخہ 3 جون بروز منگل جامعہ رحمانیہ چونگی نمبر 14 ملتان میں سالانہ تقریب تقسیم اسناد و درس بخاری شریف وسیرۃ النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوگی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی ؒ بخاری شریف کی آخری حدیث پر درس ارشاد فرمائیں گے۔ بعدازاں فضیلۃ الشیخ محمد شریف چنگوانی ؒ مدیر مرکز ابن القاسم الاسلامی ملتان، مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، قاری عبدالرحیم کلیم، علامہ عنایت اللہ رحمانی سٹی امیر ملتان، ڈاکٹر حافظ محمد نصر اللہ اور مولانا عبدالحمید خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

منجانب:۔ قاری طاہر محمود ناظم نشرواشاعت ملتان

## اظہار تعزیت

جڑانوالہ:۔ معاونِ خصوصی وزیراعلیٰ پنجاب جناب رائے حیدر علی خاں کھرل ایڈووکیٹ ایم پی اے اور ملک عبدالحفیظ ناظم سیاسی امور مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع فیصل آباد نے گزشتہ دنوں مولانا عبدالرشید حجازی امیر ضلع فیصل آباد سے جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں ملاقات کر کے ان کے والد محترم کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ اس موقع پر جامعہ کے دیگر معاونین بھی موجود تھے۔ بعدازاں وفد کو جامعہ کا تفصیلی معائنہ کرایا گیا۔ معاونِ خصوصی نے کہا کہ جامعہ اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کی اسلام کے حوالے سے خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ مسلم لیگ (ن) کی پرانی اتحادی جماعت ہے جس نے ہمیشہ ملکی مفاد میں درست فیصلے کئے ہیں۔

منجانب:۔ سکندر حیات ذکی ترجمان مرکزی جمعیت اہلحدیث فیصل آباد

## خطبہ جمعۃ المبارک

16 مئی 2014ء کا خطبہ جمعۃ المبارک حکیم محمد سلیمان اظہر امیر ضلع ننکانہ صاحب نے جامع مسجد رحمانیہ چونگی والی وارببرٹن روڈ میں پڑھایا۔ امیر ضلع نے اپنے خطبہ میں نبی پاک ﷺ کی شان اور ختم نبوت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اجتماع میں لوگ کثیر تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوئے۔ بعد نماز جمعہ ایک مختصر میٹنگ ہوئی، جس میں امیر صاحب نے مرکزی شوریٰ کے اجلاس مورخہ 14/05/11، 106 راوی روڈ لاہور و دیگر امور پر مشاورت ہوئی اور جماعتی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے پر زور دیا۔

ملک محمد اشرف ناظم نشرواشاعت ضلع ننکانہ

## درخواست دعائے صحت

حافظ محمد حنیف ربانی مدنی امیر شالامار ٹاؤن لاہور ان دنوں موہروں کی تکلیف اور ان کی اہلیہ محترمہ گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت ان کی مکمل صحت یابی کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔

دعا گو:۔ محمد یٰسین طٰہٰ

## اپیل دعائے صحت

چوہدری محمد نواز ڈھڈی ان دنوں علیل ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ دعا گو:۔ محمد منشاء بٹ

## انتقال پر ملال

### علامہ عنایت اللہ رحمانی کو صدمہ

مورخہ 2 مئی بروز جمعۃ المبارک، نماز جمعہ اور نماز عصر کی ادائیگی کے بعد ملتان سٹی کے امیر علامہ عنایت اللہ رحمانی کے سسر انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ماسٹر اکرام الحق کی عمر 87 برس تھی اور وہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ مرحوم زندگی بھر شعبہ تعلیم و تدریس سے وابستہ رہے اور ہزاروں شاگرد چھوڑے جو اُن کیلئے صدقہ جاریہ ہیں۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند اور شب زندہ دار تھے۔ دینی، رفاہی اور سماجی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ علامہ عنایت اللہ رحمانی نے انتہائی رقت آمیز لہجہ میں پڑھائی جس میں علماء کرام اور زندگی کے مختلف شعبہ جات سے متعلق کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین!

من جانب:۔ قاری طاہر محمود ناظم نشر و اشاعت ملتان

---

26 فروری 2014ء کو میرے والد محترم ڈاکٹر سجاد الرحمٰن ساقی عالمؒ ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ والد صاحب کے انتقال کی خبر سن کر نصف گھنٹہ بعد والدہ محترمہ بھی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یاد رہے کہ مرکزی جامع مسجد اگوکی جس کا سنگ بنیاد حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید نے رکھا تھا یہ جگہ میری والدہ محترمہ نے مسجد کے لئے وقف کی تھی جس کا رقبہ 16 مرلے ہے۔ الحمدللہ اب اس مسجد کی تعمیر نو کی گئی ہے۔ جملہ قارئین کرام مرحوم والدین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔

---


# مسنون تسمیہ

تالیف: عبدالرؤف بن عبدالحنان

اس رسالے میں احادیث، اقوال صحابہ، تابعین اور اقوال ائمہ کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کھانے پینے اور دیگر امور کی ابتداء کے وقت باستثنائے بعض امور سنت طریقہ صرف ''بسم اللہ'' کہنا ہے۔ نیز اس میں ان دلائل کا جائزہ بھی لیا گیا ہے جو بعض علماء نے پوری ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنے پر دیئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قارئین کو اس میں دیگر اہم فوائد بھی ملیں گے۔ ہر محبّ سنت کے لئے اس رسالے کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

ملنے کے پتے

مکتبہ امام بخاری چوک کمہاراں ملتان 0300-2447270, 0307-6434055

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور Ph: 042-37230585

مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور Ph:042-37232369

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد Ph: 041-2641204

# جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

# عظیم خوشخبری (گارنٹی شدہ علاج)

**نجات بواسیر کیپسول**
بغیر آپریشن
بواسیر سے نجات

**تریاق مثانہ کیپسول**
مثانہ کی کمزوری سے کثرت بول اور اعصاب کو بے حد طاقت دیتے ہیں

**تریاق معدہ**
معدہ کی جلن، تیزابیت، دائمی قبض کے لیے بے مثال سفوف

حکیم فاروق اقبال طبیب کیمپ جیل لاہور، نیو کوول شالامار ٹاؤن لاہور 0321-4388612

# Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

# الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

# طبی کورسز

آج بے شمار ڈاکٹرز، حکماء اور مختلف ادویہ ساز ادارے مختلف طبی کورسز مشتہر کر رہے ہیں لیکن استعمال کرنے پر مرض وقتی طور پر دب جاتا ہے۔ پھر مرض نہ صرف پہلے سے بڑھ جاتا ہے بلکہ ساتھ اور علامات بھی واضح ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے 40 سالہ طبی کیریر میں لاکھوں مریضوں پر آزمانے کے بعد 100 فیصد کامیاب طبی کورسز تیار کیے ہیں اور ساتھ ہی ان تین چیزوں کی گارنٹی دیتا ہوں۔ ان میں کوئی نشہ آور دوا وائی نہیں ہے۔ کوئی زہریلی دوائی نہیں۔ کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت رجسٹرڈ درجہ اول ہوں دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں۔ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت چالیس سالہ تجربہ ہے۔ ادویہ سازاداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف مطبوں اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں۔

| | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | عصابہ | 11 | بول بستری | 21 | دل کا دورہ | 31 | امراض مردانہ | 41 | رسولیاں | 51 | یرقان |
| 2 | شقیقہ | 12 | مرگی | 22 | اپھارہ | 32 | امراض زنانہ | 42 | دبلا پن | 52 | استسقاء |
| 3 | بے خوابی | 13 | رعشہ | 23 | السر | 33 | وجع المفاصل | 43 | بال سفید ہونا | 53 | لیوکیمیا |
| 4 | بند نزلہ | 14 | مالی خولیا | 24 | اماس | 34 | تجر المفاصل | 44 | بال چر | 54 | تھیلاسیمیا |
| 5 | لکنت | 15 | ٹینشن | 25 | پتھری پتہ | 35 | گنٹھیا | 45 | گنجا پن | 55 | ہموفیلیا |
| 6 | پتھری گردہ | 16 | کیرا | 26 | سوراز ہر | 36 | نقرس | 46 | کمی خون | 56 | بے اولادی |
| 7 | شوگر | 17 | دمہ | 27 | تقطیر البول | 37 | عرق النساء | 47 | جنون | 57 | کمی ہارمونز |
| 8 | سلسل البول | 18 | ٹی بی | 28 | گنگرین | 38 | مہرے ہل جانا | 48 | دل میں سوراخ | 58 | عنانت |
| 9 | سوکڑہ | 19 | بلڈ پریشر | 29 | بواسیر | 39 | تشنج وکزاز | 49 | دل کے وال بند ہونا | 59 | ایزوسپرمیاں |
| 10 | سنگرہنی | 20 | کولیسٹرول | 30 | اولاد نرینہ | 40 | برص | 50 | اعصابی کمزوری | 60 | کایا کلپ |

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔

☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔

☆ شناختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3

☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بنک (عمر آباد)

13487900227901

اکاؤنٹ نمبر میزان بنک (پتوکی)

7001-0101053034

☆ اکاؤنٹ نمبر یو.بی.ایل۔ اومنی

0345-7545119

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھارام) تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور۔ فون: J:0345-7545119, T:0313-7545119


گولڈن
نام ہی کافی ہے
عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش
مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔
مساجد کے لئے خصوصی رعایت
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔
چوک نیا نمیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر
نام ہی کافی ہے
نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نمیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029
ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)
محمد ریشان ربانی 0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت
پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ہارمونک)
سپر سٹار
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
حافظ آباد روڈ چوک نیا نمیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

بسم الله الرحمن الرحيم

# جدول إمتحانات الدور الاول لعام هـ 1435

## وفاق المدارس السلفية باكستان

| تاريخ | يو م | | وقت | شهادة العالمية | الشهادة العالية | الثانوية الخاصة | الثانوية العامة |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| م 09/06/2014 | الإثنين | سوموار | 9:00 صباحا | التفسير وأصوله | التفسير وأصوله | ترجمة القرآن الكريم | ترجمة القرآن الكريم |
| م 10/06/2014 | الثلاثا | منگلوار | 9:00 صباحا | الحديث و مصطلحه | الحديث و مصطلحه | الحديث و مصطلحه | الحديث و مصطلحه |
| م 11/06/2014 | الأربعا | بدھ | 9:00 صباحا | الفقه و أصوله | الفقه و أصوله | الفقه و أصوله | العقائد |
| م 12/06/2014 | الخميس | جمعرات | 9:00 صباحا | العقائد | النحو | العقائد | السيرة النبوية |
| م 14/06/2014 | السبت | ھفته | 9:00 صباحا | التشريع الإسلامى | البلاغةو الادب والانشاء (للطلبة)البلاغة(للطالبات) | النحو و الصرف | النحو و الصرف |
| م 16/06/2014 | الإثنين | سوموار | 9:00 صباحا | الإنشاء و الادب | الفرائض | اللغة العربية | اللغة العربية |
| م 17/06/2014 | الثلاثا | منگلوار | 9:00 صباحا | الاقتصاد/الاديان/السياسة / تاريخ العلوم | التاريخ الإسلامى | التاريخ الإسلامى | مطالعة باكستان/سائنس/انجليزية/رياضى/كمبيوتر |
| م 18/06/2014 | الأربعا | بدھ | 9:00 صباحا | الاقتصاد/الاديان/السياسة | السياسة/الاقتصاد/طرق التدريس/الانجليزية/مطالعة باكستان | مطالعة باكستان/الاقتصاد/الانجليزية/التربية المدنية/كمبيوتر | مطالعة باكستان/سائنس/رياضى/كمبيوتر |
| م 19/06/2014 | الخميس | جمعرات | 9:00 صباحا | × | السياسة/الاقتصاد/طرق التدريس/مطالعة باكستان | مطالعة باكستان/الاقتصاد/التربية المدنية/كمبيوتر | حفظ ( شفوى ) |

**نوٹ :ہر امیدوار کو صرف ایک جوابی کاپی ملے گی ۔ زائد شیٹ نہیں دی جائے گی تمام جوابات اس انداز سےتحریر کریں کہ ایک جوابی کاپی پر پورے آجائیں۔**

عصری مضامین کا امتحان دو دن ہوگا پہلے دن تمام مضامین کے سوالات دیئے جائیں گے اور دوسرے دن انگلش کے علاوہ باقی مضامین کے سوالات ہوں گے

جن امیدواران نےانگلش کا امتحان دیا ہو وہ پہلے دن انگلش کا اور اگلے دن دوسرے مضموں کا امتحان دیں ، اگر صرف ایک مضمون کا امتحان دینا ہو تو پہلے دن امتحان دیں۔

ثانویہ عامہ کا حفظ کا امتحان زبانی ہوگا اگر کوئی امیدوار وقت مقرر سے قبل امتحان دینا چاہے تو نگران اعلی سے اجازت لے کر ایسا کرسکتا ہے ۔

امیدواران صرف ان مضامین کا امتحان دے سکتے ہیں جن میں ناکام ہیں ، جن مضامین میں وہ کامیاب ہیں ان کا امتحان نہیں دے سکتے ہیں ۔


پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی
مدیر إمتحانات وفاق الم
فون نمبر 0321-9451606 0300-9451606

مکتب وفاق المدارس السلفية باكستان فيصل آباد
فون نمبر 041-8780274 موبائل 0300-9653243 0321-9653243

زیر نگرانی
شیخ العربیۃ
مولانا محمد بشیر حفظہ اللہ

# معہد اللغۃ العربیۃ
INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE - ISLAMABAD

اسلام آباد
پاکستان

تعطیلات گرما میں
پاکستان میں
منفرد مثالی پروگرام

## فہم قرآن اور عربی بول چال کیلئے

2 تا 28 جون

# عربی زبان کے شارٹ کورسز

تعلیم یافتہ عام افراد، حفاظ قرآن، سکول اور کالجز کے طلبہ وطالبات اور دینی مدارس کے اساتذہ ومعلمات کیلئے

عربی بول چال میں مہارت کے خواہاں

### 1 مدارس کے اساتذہ ومعلمات اور علماء کیلئے

**عربی بول چال کا 25 روزہ خصوصی پروگرام**

مدارس کے اساتذہ ومعلمات اور سینئر طلبہ وطالبات بوجوہ عربی بولنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ اس کورس میں چند روز کی زبردست خصوصی مشقوں کے بعد وہ عربی میں روانی سے بات چیت کرسکیں گے اور اپنا لیکچر عربی زبان میں دینے کے قابل ہوں گے نیز عربی اور اسلامی علوم کی جدید اور موثر طریقوں سے تدریس سے آگاہ ہونگے۔

خصوصیات: عربی بول چال میں روانی کیلئے دلچسپ مشقیں ☆ عربی میں لیکچر دینے کی خصوصی مشق ☆ عربی زبان کو عوام میں فہم قرآن کا آسان ذریعہ بنانے کی تربیت ☆

دورانیہ: 2 تا 28 جون آخری تاریخ داخلہ: 31 مئی

قرآن سمجھ کر تلاوت کرنے کے خواہش مند

### 2 حفاظ کرام اور حافظات کیلئے

**سپوکن عربی اور فہم قرآن کا منفرد پروگرام**

حفظ قرآن کریم کی عظیم سعادت حاصل کرنے والے 95 فیصد حفاظ اور حافظات قرآن کریم کا مطلب نہیں جانتے۔ حفاظ اور حافظات کیلئے اپنی نوعیت کے اس منفرد دلچسپ روزہ اس پروگرام کے بعد ہر حافظ اور حافظہ (۱) عربی زبان میں روانی سے گفتگو اور (۲) قرآن کریم کی تمام آیات کا ترجمہ خود کرنے کے قابل ہوگا۔

خصوصیات: عربی بول چال کی دلچسپ مشقیں ☆ عربی اسباق کے ذریعہ آیات سمجھنے کی تربیت ☆

دورانیہ: 2 تا 28 جون آخری تاریخ داخلہ: 31 مئی

سپوکن عربی اور فہم قرآن کے خواہاں

### 3 عام افراد اور کالج/یونیورسٹی سٹوڈنٹس کیلئے

**سپوکن عربی اور فہم قرآن کا خصوصی پروگرام**

عربی سیکھنے کے خواہاں افراد (مقصد خواہ فہم قرآن ہو یا بول چال میں مہارت) کیلئے کل وقتی خصوصی پروگرام جس میں وہ چند روز میں بآسانی عربی میں بات چیت کے ساتھ ساتھ 2500 تک قرآنی آیات کا ترجمہ بآسانی خود کرسکیں گے۔

خصوصیات: عربی زبان مختصر وقت میں سیکھنے کا شاندار موقع ☆ سپوکن عربی اور قرآن کریم کا بے مثال ربط ☆ ہر سبق میں سینکڑوں جملے بولنے اور درجنوں آیات کو سمجھنے کی پریکٹس ☆

دورانیہ: 2 تا 28 جون آخری تاریخ داخلہ: 31 مئی

داخلہ کیلئے داخلہ فارم (ویب سے ڈاؤن لوڈ کیجئے) اپنی تصویر، شناختی کارڈ کے ہمراہ (بذریعہ ای میل/ڈاک) بھجوائیے۔ انٹرویو (بذریعہ ٹیلی فون) جاری ہیں۔

رہائش کیلئے محدود نشستیں پہلے آیئے، پہلے پایئے کی بنیاد پر — طالبات اور معلمات کیلئے الگ باپردہ کلاسز اور ہوسٹل — کورس کے اختتام پر سرٹیفکیٹ اور انعامات

مزید تفصیلات کیلئے: معہد اللغۃ العربیۃ
www.arabicpakistan.com

کوٹھی نمبر 15۔ مین نیلم روڈ، جی نائن تھری، اسلام آباد
فون 051-2250535 موبائل 0321 5152880

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مرکزی جمعیۃ اہلحدیث اسلام آباد

## خصوصی ہدایات برائے تزکیہ

حضرت الامیر **حافظ مقصود احمد** کے حکم کے مطابق ملک بھر سے اسلام آباد/ راولپنڈی میں آنے والے سفراء حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو مدِ نظر رکھیں:

**نوٹ**

**ان دستاویزات کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں**

۱. ضلعی یا صوبائی امیر کا نیا تزکیہ/ تصدیق نامہ برائے رمضان المبارک سال 2014ء
۲. مہتمم مدرسہ/ انتظامیہ مسجد کی طرف سے سفارت نامہ
۳. کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ (ذاتی)
۴. ہفت روزہ ''اہلحدیث'' (خریداری کی تازہ رسید) 106 راوی روڈ لاہور سے لے کر ہمراہ لائیں

ضلعی وصوبائی امراء حضرات سے درخواست ہے کہ وہ تزکیہ دیتے وقت صرف ایسے ادارہ کو ترجیح دیں جس کی فعال انتظامیہ کمیٹی ہو اور جن میں بیرونی طلباء پڑھتے ہوں، جماعتی نظم وضبط اور وفاق المدارس السلفیہ کے ساتھ منسلک ہوں۔ برائے مہربانی اپنے دیئے ہوئے تزکیہ جات کی فہرست بذریعہ ڈاک روانہ کریں یا فیکس کریں (فیکس نمبر: 051-2602975)۔

حضرت الامیر **حافظ مقصود احمد** نے اسلام آباد/ راولپنڈی کے تمام مقامی یونٹوں کے ذمہ داران، خطیب حضرات اور اہل ثروت حضرات کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ ہمارے تزکیہ کے بغیر کسی سے بھی تعاون نہ کریں اور پالیسی پر سختی سے عمل کریں تاکہ مدارس ومساجد کے ساتھ صحیح طور پر تعاون ہونے کے علاوہ جماعتی وتنظیمی پالیسی پر عمل ہو سکے اور جعلسازوں کا مکروہ دھندہ روکا جا سکے۔

سفراء حضرات اپنے مدرسہ کی تفصیلات دیئے گئے فارم کے مطابق لے کے آئیں

### فارم برائے معلومات مدارس

مدرسہ کا نام _____
مکمل پتہ _____
فون نمبر _____
اساتذہ کی تعداد _____
طلباء کی تعداد رہائشی _____ غیر رہائشی _____
طالبات کی تعداد رہائشی _____ غیر رہائشی _____
موجودہ تعلیمی مراحل _____
مستقل ذریعہ آمدنی (اگر ہو تو) _____
مرکزی تنظیم _____

مدرسہ کے تین منتظمین کا نام، پتہ اور موبائل نمبر

| 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|
| | | |

مدیر اعلیٰ کا نام اور موبائل نمبر _____ دستخط _____
سفیر کا نام اور شناختی کارڈ نمبر _____ دستخط _____

نوٹ: جو سفراء حضرات مندرجہ بالا قواعد وضوابط پر پورا نہ اترتے ہوں وہ براہ مہربانی تشریف لانے کی زحمت نہ کریں

**اوقات کار**

تاریخ: یکم جون تا 30 جولائی 2014ء
وقت: بعد نمازِ عصر تا مغرب
بمقام: مرکز اہلحدیث (مسجد تقویۃ الاسلام) عام سرائے سٹاپ، یاسمین روڈ، G-7/3-2، اسلام آباد
(ویگن نمبر 120 اور 105)

منجانب
**میاں نذیر احمد سلفی**
ناظم اطلاعات ورابطہ
فون: 051-2602975, 0300-5317158
www.ahlehadith.com.pk - Email: mjahisb@ yahoo.com

## احبابِ جماعت کے لیے عظیم خوشخبری

# مکتبہ بیت السلام

الریاض

کا اردو بازار لاہور میں آغاز ہو چکا ہے۔

☆ ہمارے ہاں اردو اور عربی میں دینی اور علمی کتب دستیاب ہیں ☆ علاوہ ازیں ہمارے ہاں تمام کتب ورسائل کی طباعت اور ڈسٹری بیوشن کی سہولت بھی موجود ہے۔
☆ ہمارے ہاں صرف اور صرف قرآن وسنت پر مبنی لٹریچر کی خرید وفروخت اور طباعت واشاعت کا کام ہوتا ہے ☆ سعودی عرب اور بیروت وغیرہ سے جدید عربی مطبوعات منگوانے کی سہولت بھی موجود ہے ☆ ہمارے ہاں حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید اور ان کے گھرانے کی تمام کتب دستیاب ہیں۔
☆ ہمارے ہاں ام القریٰ پبلی کیشنز (گوجرانوالہ) کی جملہ مطبوعات موجود ہیں ☆ تمام کتب بذریعہ ڈاک منگوانے کی سہولت بھی موجود ہے۔

### ہماری مطبوعات

| | | | |
|---|---|---|---|
| **100** حرام کاروبار اور تجارتی معاملات | **500** سوال وجواب برائے عبادات | صحیح فضائلِ اعمال | کامیاب شادی کے سنہرے اصول |
| بہتر بدلہ (حیرت انگیز واقعات) | **500** سوال وجواب برائے خواتین | صحیح آداب واخلاق | مشکلات کا مقابلہ کیسے کریں؟ |
| والدین کی نافرمانی کا انجام (عبرت ناک واقعات) | **500** سوال وجواب برائے خرید وفروخت | صحیح احادیثِ قدسیہ | برکت کیسے حاصل کریں؟ |
| مختصر احکامِ عبادات | **450** سوال وجواب برائے صحت وعلاج اور میڈیکل سٹاف | پیارے رسول ﷺ کی پیاری وصیتیں | موضوع اور منکر روایات |
| ہمارے بچے ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ | **500** سوال وجواب برائے جادو وجنات | صحیح معجزاتِ رسول ﷺ | **1000** سے زیادہ جنت کے راستے |
| **500** سوال وجواب برائے عقیدہ | **477** سوال وجواب برائے نکاح وطلاق | صحیح مسنون دعائیں | حرمتِ موسیقی |

منجانب: حافظ عابد الٰہی (برادرِ اصغر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید) مکتبہ بیت السلام، رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
04237361371 / 0321-9350001 E.mail: bait.us.salam1@gmail.com

کلیۃ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کے زیر اہتمام

سالانہ تقسیم اسناد کے موقع پر

بمقام

# جامع مسجد توحید اہلِ حدیث

نادر آباد نمبر 2 بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

تکمیل تصحیح بخاری شریف

قاری احسان الٰہی ظہیر — علامہ صلاح الدین یوسف

تلاوت: قاری تاج دین شاکر

نظم: فدا الرحمٰن

سیکرٹری جنرل: مولانا محمد عارف نشاط

نظم: قاری عارف بشیر

نظم: جناب طلال خالد — جناب احمد اسماعیل

# اہلِ حدیث کانفرنس

ان شاء اللہ

بروز 31 مئی 2014ء بمطابق یکم شعبان 1435 بعد نماز عصر ہفتہ رات گئے تک جاری رہے گی

صدر کانفرنس: جناب عبدالرحمٰن لدھیانوی

ناظم اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد یونس

زیر نگرانی: جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب، جناب حاجی محمد سعید مغل صاحب، جناب ماسٹر محمد اکرم صاحب

زیر امارت: جناب رانا نصر اللہ خان

زیر نظامت: جناب امتیاز احمد

## درس بخاری شریف بعد نماز عصر

مولانا فضیلۃ الشیخ حافظ اللہ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

فیصل آباد

بعد نماز مغرب: مولانا فضیلۃ الشیخ عبدالرشید حجازی حفظہ اللہ

بعد نماز مغرب: مولانا قاری فضیلۃ الشیخ صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ

بعد نماز عشاء: محترم جناب حضرت مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری حفظہ اللہ

بعد نماز عشاء: حضرت مولانا حافظ طارق محمود ویزدانی حفظہ اللہ

بعد نماز عشاء: مقرر ہر دلعزیز مولانا محمد یوسف پسروری

بعد نماز عشاء: جناب مولانا محمد رشد بلگوانی

بعد نماز عشاء: جناب عبدالمتین اصغر

بعد نماز عشاء: قاطع شرک و بدعت لاکا اہل حدیث جناب محترم مولانا محمد یونس آزاد حفظہ اللہ

بعد نماز عشاء: واعظ حق گو حضرت مولانا قاری محمد خالد مجاہد صاحب حفظہ اللہ — پتوکی

مہمانان گرامی

جناب چوہدری نجی محمد بھٹی صاحب
جناب ملک ذوالفقار صاحب
جناب قاری افضل عزیزی صاحب
جناب چوہدری اعظم بھٹی صاحب
حافظ سعد رفیق، حاجی عباس الفاجگیاں

محترم جناب حبیب مولانا الرحمٰن ضیاء — گوٹ رادھا کشن

محترم جناب مولانا عبداللہ قاسم صاحب

اساتذہ جامعہ ھذا
شیخ الحدیث مولانا رحمت اللہ راشد صاحب
مولانا عبدالرؤف مناوی صاحب
جناب حافظ شاکر محمود صاحب
جناب قاری جاوید اقبال صاحب

محترم جناب مولانا حافظ محمد یوسف صاحب — دیپالپور

الداعی الی الخیر

بانی و مہتمم کلیہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات نادر آباد نمبر 2 بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

حافظ احمد اللہ حامد

رابطہ نمبر 0301-8491734

غلام اللہ پرنٹنگ پریس محمدی مارکیٹ شیرانوالہ دروازہ لاہور 4110657 0300-0320-0333-0313 irfansattar1977@gmail.com 0321-8830189-0321-7811977 محمد فاروق غلام اللہ

Weekly **AHL- E - HADITH**
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

# جلسہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

## اہلحدیث

## تفسیر صحیح بخاری شریف

مُلحقہ

جامع مسجد محمدی اہلحدیث کوٹ مجاہد داس کوٹ اسلام

بتاریخ: 8 جون 2014 بروز اتوار مغرب عصر تا ان شاء اللہ

خصوصی خطاب

واعظ خوش بیان
حضرۃ مولانا قاری
**محمد یٰسین بلوچ** صاحب
چیچہ وطنی

درسِ حدیث

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرۃ مولانا
**عبدالسلام** صاحب
خطیب و مہتمم جامعہ ھذا

خصوصی آمد

انداز علامہ نظیر
محترم جناب
علامہ
**طارق محمود** یزدانی صاحب
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ

اساتذہ کرام جامعہ ہذا

حافظ مولانا حضرۃ **تنویر الرحمن** عامر صاحب

حضرۃ مولانا حافظ **سلمان غنی** صاحب
گوجرانوالہ

حضرۃ مولانا قاری **محمد یامین** صاحب

حضرۃ مولانا **عبدالوحید** صاحب

**ماسٹر محمد بشیر** صاحب

مہمانانِ خصوصی

شیوخ الحدیث، عُلماء عظام
معززینِ جماعت و معاونین جامعہ ھذا

حضرۃ ایم سیکرٹری
مولانا حافظ **محمد داود** صاحب رڑمالوی
نائب شیخ جامعہ ھذا

محترم جناب تلاوت
قاری **محمد آصف عثمانی** صاحب
مدرس شعبہ حفظ فاضل سبعہ عشرہ الجور

قاری **ذکی الرحمن** صاحب

شعبہ کتب میں داخلہ 10 شوال سے شروع ہوگا

شعبہ حفظ میں داخلہ جاری ہے

الداعی الی الخیر: مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس کوٹ مجاہد داس کوٹ اسلام گوجرانوالہ
برائے رابطہ 0301 0331 6648797